مبرۃ الآل والأصحاب

سیریز نمبرا: سیرتِ اہل بیت وصحابہ کرام (۲)

فضائل أمہات المؤمنین کا تذکرہ عنبریں

جمع وترتیب

مرکز البحوث والدراسات مبرۃ الآل والأصحاب

ترجمہ : عبدالحمید اطہر

نظرِ ثانی : عبیداللہ مظفرالحسن

فضائل اُمہات المؤمنین کا تذکرہ عنبریں

جمع وترتیب

مرکز البحوث والدراسات مبرۃ الآل والأصحاب

ترجمہ

عبدالحمید اطہر

نظرِ ثانی

عبیداللہ مظفر الحسن

□□□□□ □□□□.indd 1 1/20/19 4:21 PM

(حقوقِ طباعت)

بغیر کسی حذف واضافہ اور ردوبدل طباعت کے حقوق تمام محبانِ صحابہ ومحبانِ اہل بیت کو حاصل ہیں، تبدیلی کی صورت میں مرکز سے اجازت نامہ حاصل کرنا ضروری ہوگا

نام کتاب	:	شذى الياسمين في فضائل أمهات المؤمنين
اردو نام	:	فضائل امہات المومنین کا تذکرہ عنبریں
تصنیف	:	مرکز البحوث والدراسات۔ مبرۃ الآل والأصحاب (کویت)
ترجمہ	:	عبدالحمید اطہر
نظرِ ثانی	:	عبیداللہ مظفرالحسن
سن اشاعت	:	پانچواں ایڈیشن (2019م)

فہرستِ کتاب

فہرستِ کتاب 3

پیش لفظ 5

ایک ضروری بات 7

ازواج مطہرات دنیا کی افضل ترین خواتین 12

کثرت ازواج کی حکمت 15

امہات المومنین کے عام فضائل 18

ازواج مطہرات کے خصوصی فضائل 21

1-ام المومنین خدیجہ بنت خویلد 21

2-ام المومنین سودہ بنت زمعہ 24

3-ام المومنین عائشہ بنت ابو بکر صدیق 25

4-ام المومنین حفصہ بنت عمر 31

5-ام المومنین زینب بنت خزیمہ 33

6-ام المومنین ام سلمہ ہند بنت ابوامیہ 34

7-ام المومنین زینب بنت جحش 36

8-ام المومنین جویریہ بنت حارث 39

9-ام المومنین ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان 41

10-ام المومنین صفیہ بنت حیی بن اخطب 42

11-ام المومنین میمونہ بنت حارث 43

امہات المومنین کی دعوتی سرگرمیاں 45

امہات المومنین کے سلسلے میں چند عام معلومات 49

روایت حدیث کے اعتبار سے امہات المومنین کی ترتیب 50

روایت حدیث میں امہات المؤمنین کی ترتیب کو واضح کرنے والا جدول 56

نبی کریم ﷺ کی ذریت کا شجرہ مبارکہ 57

نبی کریم ﷺ کے گھروں کے معاشرتی حالات 58

ازواج مطہرات کا آپ ﷺ کے ساتھ نسبی تعلق واضح کرنے والا خاکہ 59

خلاصہ کلام 60

اہم مراجع 61

پیش لفظ

الحمد لله والصلاة والسلام على خاتم رسل الله وأهله وصحبه ومن والاه إلى يوم الدين وبعد:

نبی کریم ﷺ کے اہل بیت کو اللہ تعالی کی طرف سے ان کے لئے مقرر کردہ محبت اور ولایت کے حقوق کے مطابق اہل سنت والجماعت کے نزدیک انھیں احترام اور قدردانی حاصل ہے، اللہ کے نبی ﷺ نے اپنی امت کو یہ وصیت کی ہے: " أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي " (میں اپنے گھر والوں کے سلسلے میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں)[1]، اسی وجہ سے اہل سنت والجماعت ان غالی افراد سے براءت کرتے ہیں جو بعض اہل بیت کے سلسلے میں افراط سے کام لیتے ہیں، اور ان ناصبیوں سے بھی براءت کا اظہار کرتے ہیں جو ان کو تکلیف دیتے ہیں اور ان سے نفرت کرتے ہیں.

عام طور پر تمام مسلمان اور خاص طور پر اہل سنت والجماعت تمام پاکیزہ اہل بیت اور خصوصیت کے ساتھ امہات المومنین سے محبت کرتے ہیں، اور ان کو تکلیف دینے اور ان کی برائی بیان کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں.

مبرۃ الآل والاصحاب کو اس بات پر نہایت مسرت ہے کہ وہ اپنی ابتدائی مطبوعات میں اس اہم کتاب کو پیش کرے جس سے پاکیزہ اہل بیت اور اللہ تعالی کی طرف سے منتخب کردہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی وراثت کو عام کیا جائے، مسلمانوں کے دلوں میں ان کی محبت کو راسخ اور پیوست کیا جائے اور بعض مسلمانوں کے دلوں میں ان کے تعلق سے جو غلط فہمیاں ہیں ان کا ازالہ کیا جائے.

---

[1] صحیح مسلم، حدیث نمبر: (2408).

.indd 5 1/20/19 4:21 PM

چند صفحات پر مشتمل اس کتاب میں امہات المومنین کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے، پھر قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں ان کے فضائل ذکر کئے گئے ہیں، امہات المومنین کی تعریف اور توصیف میں ایسی بہت سی آیات اور احادیث وارد ہوئی ہیں جن سے ازواج مطہرات کا بلند مقام و مرتبہ اور اہل بیت کے ضمن میں ان کی فضیلت واضح ہوتی ہے، اس کے علاوہ اس کتاب میں ان ازواج مطہرات کی شان میں خصوصی فضائل بھی ذکر کئے گئے ہیں.

ایک ضروری بات

اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے: ﴿ النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۗ ﴾[2] (پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں).

مومنوں کی مائیں ازواج مطہرات ہیں، ان کے والد[3] رسول اللہ ﷺ ہیں، اور ان کے بھائی مہاجرین اور انصار ہیں جن کا ذکر اس آیت میں آیا ہے: ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ ﴾[4] (اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں).

یہ نبی کریم ﷺ کا گھرانہ ہے، لہذا جو آپ کی کسی بیوی پر طعن و تشنیع کرے گا وہ ایمانی نسب سے دھتکار دیا جائے گا، کیونکہ اگر وہ مومن ہوتا تو امہات المومنین (مومنوں کی ماوں) پر کبھی طعن و تشنیع نہیں کرتا، کیونکہ ایک بیٹا کبھی اپنی والدہ پر طعن و تشنیع نہیں کرتا ہے.

اس ماں کا درجہ حقیقی ماں کی طرح ہے، لہذا ان کی عزت کرنا اور ان کا احترام کرنا ضروری ہے اور ان کی جانب اپنی نسبت پر فخر کرنا بھی روا ہے.

---

(2) سورۃ احزاب، آیت/6.

(3) یہاں پر معنوی اعتبار سے والد کہا گیا ہے، جیسا کہ سنن ابوداود کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں تمہارے لئے والد کے درجے میں ہوں)، سنن ابوداود، حدیث نمبر: (8).

(4) سورۃ حشر، آیت/10.

کیاان ماؤں سے زیادہ باعزت اور شریف کوئی ماں ہو سکتی ہے، جن کو رسول اللہ ﷺ نے منتخب کیا؟ بلکہ اللہ رب العالمین نے اپنے نبی کیلئے ان ازواج مطہرات کا انتخاب کیااور فرمایا: ﴿لَّا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِن بَعْدُ وَلَا أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا﴾[5] (اس کے بعد آپ کے لیے دوسری عورتیں حلال نہیں ہیں، اور نہ اس کی اجازت ہے کہ ان کی جگہ اور بیویاں لے آؤ، خواہ اُن کا حسن تمہیں کتنا ہی پسند ہو، البتہ لونڈیوں کی تمہیں اجازت ہے اللہ ہر چیز پر نگران ہے).

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے متعلق رب نے فرمایا: ﴿فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا﴾[6] (جب زید اس سے اپنی حاجت پوری کر چکا تو ہم نے اس (مطلقہ خاتون) کا آپ سے نکاح کر دیا تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے معاملہ میں کوئی تنگی نہ رہے جبکہ وہ ان سے اپنی حاجت پوری کر چکے ہوں اور اللہ کا حکم تو عمل میں آنا ہی چاہیے تھا).

پوری دنیا کے عورتوں پر ازواج مطہرات کی افضلیت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ ۚ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ﴾[7] (اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو).اور جس طرح ایک مومن کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی ماں سے نکاح کرے اسی طرح ازواج مطہرات میں سے کسی سے نکاح کرنا بھی کسی مومن کیلئے جائز نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے اسے حرام قرار دیا ہے، جبکہ دوسروں سے نکاح کرنا جائز ہے، فرمان باری تعالی ہے: ﴿وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن

---

(5) سورۃ احزاب، آیت/52.

(6) سورۃ احزاب، آیت/37.

(7) سورۃ احزاب، آیت/32.

تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴾[8](نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دو، اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو.(یاد رکھو) اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا(گناہ) ہے)

رسول اللہ ﷺ کو ہر اس قول اور عمل سے تکلیف ہوتی ہے جس سے ازواج مطہرات کو تکلیف ہونے کا اندیشہ ہے، یہاں تک اللہ تعالیٰ نے مومنین کو یہ حکم دیا کہ وہ امہات المومنین کو صرف پردے کے پیچھے سے ہی مخاطب کریں، فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ﴾[9](نبی کی بیویوں سے اگر تمہیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے زیادہ مناسب طریقہ ہے تمہارے لیے یہ ہرگز جائز نہیں کہ اللہ کے رسول کو تکلیف دو).

پھر ان پر الزام تراشی کرنا، ان کو گالی گلوج دینا اور ان کو نامناسب اوصاف سے متصف کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے! جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ مذکورہ بالا آیات کے بعد یہ فرماتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴾[10](اے نبی، اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں، اللہ تعالیٰ غفور ورحیم ہے).

---

[8] سورۃ احزاب، آیت/53.

[9] سورۃ احزاب، آیت/53.

[10] سورۃ احزاب، آیت/59.

اس آیت کے فورا بعد ہی اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿لَئِن لَّمْ يَنتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا﴾[11] (اگر منافقین، اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے، اور وہ جو مدینہ میں ہیجان انگیز افواہیں پھیلانے والے ہیں، اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ہم ان کے خلاف کاروائی کرنے کے لیے تمہیں اُٹھا کھڑا کریں گے، پھر وہ اس شہر میں مشکل ہی سے تمہارے ساتھ رہ سکیں گے).

اس آیت میں ان افواہوں کی جانب اشارہ ہے جو کہ لوگ زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی کے بعد پھیلا رہے تھے جو کہ آپ کے منہ بولے بیٹے حضرت زید کی اہلیہ تھیں، جس کا ذکر اسی سورہ کی آیت نمبر (37) میں ہو چکا ہے، اللہ تبارک وتعالی نے ازواج مطہرات کے متعلق غلط باتیں کرنے کو منافقین اور ان کے ہم پیالہ لوگوں کا شیوا قرار دیا ہے، اور مومنین کو یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ ان کی طرح نہ بن جائیں.

اسی سورت میں آگے چل کر اللہ رب العالمین نے یہ وضاحت بھی فرمادی ہے کہ جو شخص کتاب وسنت کو چھوڑ کر اپنے سرداروں اور بااثر لوگوں کی باتوں کو قبول کرتے ہوئے ازواج مطہرات پر الزام تراشی کرتا ہے اگر وہ توبہ کئے بغیر مر جائے تو اس کا کوئی عذر قبول نہیں ہوگا، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ﴿ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا﴾[12] (جس روز ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کیے جائیں گے اُس وقت وہ کہیں گے کہ: "کاش ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی" اور کہیں گے: "اے ہمارے رب، ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں راہِ راست سے بے راہ کر دیا").

---

(11) سورۃ احزاب، آیت/60.

(12) سورۃ احزاب، آیات/66-67.

نبی ﷺ کی ازواج مطہرات پر الزام تراشی کرنا، اور ان کے سلسلے میں نامناسب باتیں کرنا کیا درست بات ہے؟! یا یہ ایک عظیم گناہ اور سنگین جرم ہے؟!

اس منظر کو ذرا اپنے ذہن میں لاؤ کہ تم کہیں کھڑے ہو کر حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کو گالیاں دے رہے ہو، اور پلٹ کر جب دیکھتے ہو تو یہ دیکھتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ وہاں موجود ہیں اور وہ تمہاری ان باتوں کو سن رہے ہیں...بتلاؤ کہ یہ تمہارے لئے کتنی شرمندگی کی بات ہوگی؟! اور تمہارے متعلق اللہ کے رسول ﷺ کیا سوچیں گے؟!

ازواج مطہرات دنیا کی افضل ترین خواتین

اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے: ﴿يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ ۚ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ﴾[13] (اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیز گاری اختیار کرو).

یعنی عورتوں میں سب سے افضل امہات المومنین ہیں، بشرطیکہ وہ تقوی اختیار کریں، لہذا اگر یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ متقی اور پرہیز گار تھیں تو بلا استثناء وہ تمام خواتین میں افضل ٹھہریں گی، اور نبیوں کے سردار کی ان ازواج مطہرات کیلیئے یہ کوئی بڑا مسئلہ بھی نہیں ہے جن کو اللہ اور اسکے رسول نے منتخب کیا، اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا.

ازواج مطہرات کا متقی و پرہیز گار ہونا نص قرآنی سے ثابت ہے، کیونکہ اختیار والی آیات کے نزول کے بعد انہوں نے اللہ، اس کے رسول اور آخرت کو دنیوی زندگی اور اس کی زیب وزینت پر ترجیح دیا، وہ آیات یہ ہیں: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿﴾ وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾[14] (اے نبی، اپنی بیویوں سے کہو، اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ، میں تمہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں، اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کی طالب ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو نیکو کار ہیں اللہ نے ان کے لیے بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے).

---

(13) سورۃ احزاب، آیت/32.

(14) سورۃ احزاب، آیات/28-29.

اس اختیار کے بعد امہات المومنین نے اللہ، اس کے رسول اور آخرت کو ترجیح دی، اور دنیوی زندگی، اس کی زیب وزینت اور اس کے مال ومتاع کو چھوڑدیا، اور ان کا یہ انتخاب صدق دل سے تھا، کیونکہ ایمانِ صادق اور تقوی کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو ان کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہنے اور آپ کے ساتھ سخت کوش زندگی پر صبر کرنے کی ترغیب دینے والی ہو، ان کا یہ اختیار تقوی کی بنیاد پر تھا جسے اللہ نے قبول کیا اور ان کو عزت واکرام سے نوازا.

فرمان باری تعالی ہے: ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِن بَعْدُ وَلَا أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا﴾[15] (اس کے بعد آپ کے لیے دوسری عورتیں حلال نہیں ہیں، اور نہ اس کی اجازت ہے کہ ان کی جگہ اور بیویاں لے آؤ، خواہ اُن کا حسن تمھیں کتنا ہی پسند ہو، البتہ لونڈیوں کی تمھیں اجازت ہے اللہ ہر چیز پر نگران ہے).

یہ عزت واکرام دو جہتوں سے ہے:

1-اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو موجودہ ازواج مطہرات کے علاوہ کسی اور سے نکاح کرنے سے منع فرمایا.

2-آپ ﷺ کو اس بات سے منع کیا گیا کہ ان موجودہ ازواج مطہرات میں سے کسی کو اس غرض سے طلاق دیں کہ ان کے بدلے کسی دوسرے سے نکاح کریں، اور اس کا مقصد یہ تھا کہ ان کی ازدواجی زندگی کو دوام بخشا جائے، اور امہات المومنین کو یہ شرف حاصل رہے کہ وہ صرف دنیا ہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ برقرار رہیں، یہی وجہ ہے کہ ازواج مطہرات سے کسی دوسرے کا نکاح رب ذوالجلال نے ہمیشہ کیلئے حرام کردیا ہے، فرمان ہے: ﴿وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن

---

(15) سورۃ احزاب، آیت/52.

□□□□□ □□□□.indd 13　1/20/19 4:21 PM

تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴾[16](نہ تمھیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دو، اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو. (یادرکھو) اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا (گناہ) ہے). اور ان کو تمام مومنین کی مائیں قرار دیا، فرمایا: ﴿ النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۗ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُم مَّعْرُوفًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴾[17](پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں، اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حق دار ہیں (ہاں) مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے).

لہذا ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ امہات المومنین کے عظیم مقام و مرتبے کی وضاحت میں وارد ان آیات پر اچھی طرح غور و فکر کرے.

---

(16) سورۃ احزاب، آیت/53.

(17) سورۃ احزاب، آیت/6.

کثرت ازواج کی حکمت

اللہ کے نبی ﷺ کی زندگی تمام مومنین کیلئے اسوہ اور نمونہ ہے، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾[18] (یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے).

* جس طرح آپ کے اقوال شریعت کا حصہ ہیں اسی طرح آپ کے افعال بھی شریعت کا حصہ ہیں، اسی لئے ضروری تھا کہ آپ کے گھر میں ایسے افراد ہوں جو آپ کے گھریلو معاملات اور روزمرہ کی زندگی کو لوگوں تک پہونچائیں، اور یہ آپ کے تعدد ازواج کی ایک حکمت ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات معاشرتی، ازدواجی اور خواتین سے متعلق احکام کو صحابیات تک پہونچائیں جو ان کیلئے اور قیامت تک آنے والی تمام مسلم خواتین کیلئے مشعل راہ ہوں.

* تعدد ازواج کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہتے ہوئے آپ کی تربیت سے فیضیاب ہو کر یہ خواتین دیگر خواتین کیلئے اسوہ اور نمونہ بن جائیں، اور اللہ کے فضل وکرم سے یہ مقصد پورا بھی ہوا، اور امہات المومنین کی زندگی قیامت تک کیلئے تمام مسلم خواتین کیلئے اسوہ اور نمونہ بن گئی، بطور مثال آپ صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کو لے لیں جو ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ احادیث روایت کرنے والی ہیں.

---

(18) سورۃ احزاب، آیت/21.

*اسلام کے ابتدائی ایام میں یہ ضروری تھا کہ عرب قبائل اور خاندانوں کے ساتھ تعلقات مستحکم کئے جائیں تاکہ دعوتِ اسلامی کے کام میں آسانی ہو، جیسا کہ آپ ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، اور ان کا آپ کے ساتھ نکاح پورے بنو مصطلق کیلئے اسلام لانے کا سبب بن گیا.

*اسی طرح تعدد ازواج کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعہ اپنے ساتھیوں اور صحابہ کرام کے ساتھ مزید تعلقات مستحکم کئے جائیں اور انھیں شرف ومنزلت عطا کی جائے، جیسا کہ آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی دختر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دختر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی، اور آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا داماد بناتے ہوئے انھیں شرف ومنزلت سے نوازا.

*اسی طرح بعض ازواج مطہرات سے شادی کا مقصد کوئی شرعی حکم بیان کرنا تھا، مثلا: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کا مقصد یہ تھا کہ منہ بولے (لے پالک) بیٹے کے متعلق جاہلی رسوم کا خاتمہ کیا جائے.

بعض امہات المومنین کے ساتھ اس لئے بھی شادی کی کہ ان کے مخصوص حالات تھے اور وہ معاشرتی پریشانیوں میں مبتلا تھیں، مثلاً حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی جن کے شوہر فوت ہو چکے تھے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی، جن کے شوہر غزوہ میں شہید ہو گئے تھے اور ان کے پاس یتیم بچے تھے، اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی جن کے شوہر حبشہ میں مرتد ہو کر وہیں مقیم ہو گئے تھے، ان تمام سے شادی کا مقصد یہ تھا کہ ان کے ساتھ خیر خواہی کی جائے.

مستشرقین اور ان کے ہم نواؤں کے کہنے کے مطابق اگر ان شادیوں کا مقصد اپنی جنسی خواہشات کو پورا کرنا ہوتا تو آپ ﷺ پچیس برس کی اپنی بھرپور جوانی کے زمانے میں اپنی عمر سے پندرہ برس بڑی خاتون سے شادی ہر گز نہ کرتے، اور جب بھی شادی کرتے تو یا تو کم عمر لڑکیوں سے کرتے یا کنواری لڑکیوں

سے، لیکن تمام ازواج مطہرات میں صرف حضرت عائشہ ہی ہیں جو آپ ﷺ کے ساتھ شادی کے وقت کنواری تھیں، جبکہ بقیہ تمام ازواج مطہرات یا تو مطلقہ تھیں یا صاحب اولاد بیوہ، جس سے یہ واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اپنی جنسی خواہشات کی تکمیل سے ان شادیوں کا کوئی تعلق نہیں.

امہات المومنین کے عام فضائل

1-امہات المومنین کو دنیا اور آخرت دونوں جہاں میں نبی اکرم ﷺ کی بیویاں ہونے کا شرف حاصل ہے.

2-اللہ تبارک وتعالی نے اہل بیت کو تمام آلودگیوں سے پاک رکھا ہے، اور امہات المومنین کا شمار بھی اہل بیت میں ہوتا ہے، اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے: ﴿يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ ۚ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿﴾ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا﴾[19] (اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو، اور اپنے گھر میں قرار سے رہو، اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوۃ دو اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو، اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ ہر قسم کی گندگی کو دور کرے اور تمہیں پوری طرح پاک کر دے، یاد رکھو اللہ کی آیات اور حکمت کی باتوں کو جو تمہارے گھروں میں سنائی جاتی ہیں، بے شک اللہ لطیف اور باخبر ہے).

ان آیات کے سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ آیتِ تطہیر میں آپ ﷺ کی ازواج مطہرات بھی شامل ہیں، کیونکہ یہ آیات ان ہی کے سلسلے میں نازل ہوئی ہیں.

---

(19) سورۃ احزاب، آیات/32-34.

□□□□□ □□□□.indd 18 1/20/19 4:21 PM

3-ازواج مطہرات کو امہات المومنین ہونے کا درجہ حاصل ہے، جس طرح ایک ماں کا احترام واجب ہے، اور ان سے شادی کرنا حرام ہے اسی طرح امہات المومنین کا احترام بھی واجب ہے اور ان سے شادی کرنا بھی حرام ہے، اور آپ ﷺ کی صحبت کا شرف تو اس کے علاوہ ہے. فرمان باری تعالی ہے: ﴿ النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ﴾[20] (پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں).

4-جب امہات المومنین کو دنیا کی زیب وزینت اور آخرت کے درمیان اختیار دیا گیا تو انہوں نے دنیا اور اس کی زیب وزینت کو ترک کرتے ہوئے اللہ، اس کے رسول اور آخرت کا انتخاب کیا، جس کے بدلے میں اللہ رب العزت نے ان کیلئے اپنے پاس اجر عظیم تیار کر رکھا ہے.

فرمان الہی ہے: ﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿ وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ﴾[21] (اے نبی، اپنی بیویوں سے کہو، اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ، میں تمہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں، اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کی طالب ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو نیکو کار ہیں اللہ نے ان کے لیے بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے).

اور یہ واضح ہے کہ امہات المومنین نے اللہ اور اس کے رسول کا انتخاب کیا، اسی وجہ سے آپ ﷺ نے ان کو طلاق نہیں دیا.

---

(20) سورۃ احزاب، آیت/6.

(21) سورۃ احزاب، آیات/28-29.

5-اطاعت وفرمانبرداری اور عمل صالح پر ان کو دگنا اجر ملتا ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا﴾[22](اور تم میں سے جو کوئی اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک کام کرے گی ہم اسے اجر (بھی) دوہرا دیں گے اور اس کے لئے ہم نے بہترین روزی تیار کر رکھی ہے).

6-شرف ومنزلت، عزت اور بلند مقام ومرتبے میں امہات المومنین دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہیں، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ ۚ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا﴾[23](اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو).

7-اللہ تبارک وتعالی نے ان امہات المومنین کو ان کے گھروں میں قرآنی آیات کی تلاوت اور احادیث نبوی کے ذکر کی بدولت بھی عزت وشرف سے نوازا ہے. فرمان الہی ہے: ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا﴾[24](یاد رکھو اللہ کی آیات اور حکمت کی باتوں کو جو تمہارے گھروں میں سنائی جاتی ہیں، بے شک اللہ لطیف اور باخبر ہے).

---

[22] سورۃ احزاب، آیت/31.

[23] سورۃ احزاب، آیت/32.

[24] سورۃ احزاب، آیت/34.

ازواج مطہرات کے خصوصی فضائل

1-ام المومنین خدیجہ بنت خویلد

آپ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی ہیں، اور یہ قصی، اللہ کے نبی ﷺ کے جدامجد ہیں، امہات المومنین میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے والد کی طرف سے آپ ﷺ کے ساتھ نسب میں دوسری سب سے قریبی رشتے دار ہیں، قصی کی اولاد میں سے آپ نے ان کے علاوہ صرف ام حبیبہ بنت ابوسفیان کے ساتھ شادی کی ہے[25].

حضرت خدیجہ کا شمار نسب کے اعتبار سے قریش کے اچھے گھرانے میں ہوتا ہے، آپ بڑی باعزت اور مالدار خاتون تھیں، جب رسول اللہ ﷺ کی عمر پچیس سال کی تھی تو آپ کی شادی حضرت خدیجہ کے ساتھ ہوئی، آپ ﷺ سے پہلے ان کی شادی بنو عبدالدار کے حلیف ہالہ بن نباش بن زرازہ تمیمی کے ساتھ ہوئی تھی، جن کے انتقال کے بعد آپ ﷺ نے شادی کی.

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ پر ایمان لے آئیں اور دعوتی کاموں میں آپ کا تعاون کیا، یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ تمام عورتوں پر ان کو فضیلت دیتے تھے[26]، سوائے ابراہیم کے آپ کی تمام اولاد ان

---

[25] ام حبیبہ کا نسب آپ ﷺ کے نسب کے ساتھ عبد مناف بن قصی پر ملتا ہے، اور حضرت خدیجہ کا نسب آپ کے ساتھ قصی پر ملتا ہے، جبکہ باقی ازواج مطہرات کا نسب قصی کے بعد مرہ، کعب، لوی، خزیمہ الیاس اور مضر پر ملتا ہے.

[26] یعنی اپنے زمانے کی سب عورتوں پر ان کو فوقیت دیتے تھے، لہذا آپ ان چار خواتین میں سے ایک ہیں جن کو دنیا جہاں کی عورتوں کی سردار ہونے کا شرف حاصل ہیں، اور وہ یہ ہیں: فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم، مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ

ہی کے بطن سے ہوئیں، صرف ابراہیم، حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں کی، جب ہجرت سے تین سال قبل ان کا انتقال ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری شادی کی.

حضرت خدیجہ کے فضائل ومناقب:

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کئی خوبیوں اور فضائل کی حامل خاتون ہیں، جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

1-آپ کا شمار سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں ہوتا ہے، وہ اللہ کی وحی پر سب سے پہلے ایمان لے آئیں، ان کو اس کا اجر ملے گا اور ان کے بعد ایمان لانے والے ہر شخص کا اجر ملے گا[27].

2-ان کی موجودگی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری شادی نہیں کی، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازدواجی زندگی کے اڑتیس سالوں میں سے پچیس سال تک آپ کی زوجیت میں تنِ تنہا رہیں، اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو تہائی ازدواجی زندگی ان ہی کے ساتھ گزری.

3-ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت عطیہ خداوندی تھا[28].

---

[27] کیونکہ عورتوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والی آپ ہی ہیں، احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ جو اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کرے گا، اس کیلئے دوہرا اجر ہوگا: ایک اس کے جاری کرنے کا، دوسرا جو اس پر عمل کریں گے ان کا اجر، اور یہ بھی آتا ہے کہ بھلائی کی راہ دکھلانے والے کو اجر و ثواب اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے، اور ہدایت کی جانب بلانے والے کو اس پر عمل کرنے والے کے اجر کے بقدر اجر ملتا ہے، اور اس سے عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ تفصیل کیلئے دیکھیں: فتح الباری، باب: فضائل خدیجہ، اور دیکھیں: نہایۃ الایجاز فی سیرۃ ساکن حجاز، از: طھطھاوی، شرح النووی علی صحیح مسلم۔

[28] صحیح مسلم، حدیث نمبر (2435)۔ حدیث کے الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (مجھے ان کی محبت عطا کی گئی ہے)، غور کرنے کی بات ہے کہ کس طرح اللہ کی جانب سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوئی تھی۔

4-آپ ﷺ ان کا کثرت سے تذکرہ کرتے تھے، ان کا ذکر خیر کرتے تھے، ان کی تعریف کرتے تھے، اور ان کے ساتھ محبت ومودت کے تعلقات کو بیان کرتے تھے.

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے نبی ﷺ کی کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں آئی جتنی مجھے حضرت خدیجہ پر آئی، کیونکہ آپ ان کا تذکرہ کثرت سے کیا کرتے تھے، حالانکہ میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا(29).

5-وہ امت محمدیہ کی سب سے بہترین خاتون ہیں.

امام بخاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ((اپنے زمانے میں) مریم علیہا السلام سب سے افضل عورت تھیں، اور (اس امت میں) خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے افضل ہیں)(30).

6-اللہ کی جانب سے آپ کو جنت میں موتی کے ایک ایسے گھر کی بشارت دی گئی جہاں نہ شور وہنگامہ ہوگا اور نہ کوئی تھکن.

امام بخاری اور امام مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: (جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ! خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس ایک برتن لیے آرہی ہیں جس میں سالن یا (فرمایا) کھانا یا (فرمایا) پینے کی چیز ہے جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے رب کی جانب سے انہیں سلام پہنچادیجئیے گا اور میری طرف سے بھی! اور انہیں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دے دیجئیے گا جہاں نہ شور وہنگامہ ہوگا اور نہ تکلیف وتھکن ہوگی)(31).

---

(29) صحیح مسلم، حدیث نمبر(2435)۔

(30) صحیح بخاری، حدیث نمبر(3815).

(31) صحیح بخاری، حدیث نمبر(3820).

7-اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے بطن سے اولاد عطا فرمائی، جبکہ ان کے علاوہ سے اولاد نہیں دی[32].

2-ام المومنین سودہ بنت زمعہ

آپ سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب بن فہر ہیں، آپ کی والدہ شموس بنت زید بن عمرو انصاریہ ہیں، نبی اکرم ﷺ سے پہلے ان کی شادی سکران بن عمرو سے ہوئی تھی، سودہ بنت زمعہ نے نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کیا ہے، اور آپ سے حضرت ابن عباس، یحیی، اور عبداللہ بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ نے روایت کیا ہے، آپ مکہ ہی میں پہلے پہل اسلام لانے والی خاتون ہیں، آپ کو اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کی ہجرت کا شرف بھی حاصل ہوا جہاں ان کے شوہر اس دار فانی سے کوچ کر گئے[33]، یہ پہلی خاتون ہیں جن کے ساتھ حضرت خدیجہ کے بعد آپ ﷺ نے شادی کی، یہ شادی مکہ ہی میں ہوئی، اس کے بعد تقریباچار سال تک آپ ﷺ نے شادی نہیں کی، صرف حضرت سودہ ہی اس مدت میں آپ کی اکیلی بیوی تھیں، یہ بڑی محترم اور شریف خاتون تھیں، ان کی وفات راجح قول کے مطابق حضرت عمر کے عہدِ خلافت کے آخری سالوں میں 55ھ کو ہوئی.

حضرت سودہ کے فضائل ومناقب:

1- نبی کریم ﷺ کی زوجیت میں رہنے کی آپ خواہش مند اور حریص تھیں، اسی وجہ سے انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کیلئے ہدیہ کر دی تھی، تاکہ آپ ﷺ کا تقرب اور آپ کی محبت حاصل ہو اور جنت میں آپ کی بیوی بن کر رہیں.

(32) المعجم الکبیر از طبرانی، مناقب خدیجہ، حدیث نمبر (22).

(33) تہذیب التھذیب از ابن حجر عسقلانی: (455/12).

ابن سعد نے اپنی کتاب طبقات میں لکھا ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: میں اللہ کا واسطہ دے کر کہتی ہوں کہ آپ مجھ سے رجوع کرلیں، میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور مجھے مردوں کی ضرورت نہیں ہے، لیکن میں چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن مجھے آپ کی بیویوں میں اٹھایا جائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے رجوع کرلیا[34].

امام بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ کو ہبہ کردی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس ان کا دن اور سودہ کا دن گزارتے تھے[35].

2- حضرت عائشہ کی یہ تمنا تھی کہ رہن سہن میں وہ ان کی طرح بن جائیں.

امام مسلم نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے سودہ کے مقابلے میں کسی ایسی عورت کو نہیں دیکھا کہ ہر چیز میں جس کی طرح ہونا مجھے محبوب ہو[36].

3-ام المومنین عائشہ بنت ابو بکر صدیق

آپ عائشہ بنت ابو بکر صدیق ہیں، (حضرت ابو بکر کا نام عبداللہ بن عثمان تیمی قریشی ہے)، آپ کی کنیت ام عبداللہ ہے، ایک مرتبہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ وہ اپنی کنیت رکھنا چاہتی ہیں جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے کہا: اپنے بھانجے کے نام پر کنیت رکھ لو، چنانچہ انہوں نے اپنی بہن اسماء کے فرزند عبداللہ کے نام سے اپنی کنیت (ام عبداللہ) رکھی، حضرت عائشہ کی ماں کا نام ام رومان بنت عامر بن عویمر کنانیہ ہے، بعثت نبوی کے چار سال بعد آپ کی ولادت ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھ سال کی عمر میں ان

---

(34) طبقات ابن سعد: (54/8)، تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ.

(35) صحیح بخاری، حدیث نمبر (5212).

(36) صحیح مسلم، حدیث نمبر (1463).

□□□□□ □□□□.indd 25 1/20/19 4:22 PM

کے ساتھ شادی کی، اور نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی، آپ ﷺ نے ان کے علاوہ کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی، ساتوں آسمان کے اوپر سے اللہ تعالی کی جانب سے ان کے حق میں براءت نازل ہوئی، وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد آپ ﷺ کی سب سے محبوب بیوی تھیں، اور امت کی عورتوں میں فقہ کی سب سے ماہر خاتون تھیں، یہاں تک کہ اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی آپ سے فتوی پوچھا کرتے تھے[37].

آپ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر اٹھارہ سال کی تھی، ان کی وفات 17 رمضان المبارک 58ھ کو ہوئی، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور رات کو مقبرہ بقیع میں آپ کی تدفین عمل میں آئی.

حضرت عائشہ کے فضائل ومناقب

حدیث کی کتابوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بہت سے فضائل اور مناقب کا تذکرہ ملتا ہے، جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

1- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی نبی کریم ﷺ کی سب سے محبوب بیوی تھیں.

امام بخاری نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں غزوہ ذات السلاسل کے لیے بھیجا (عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر

---

[37] تفصیل کیلئے دیکھیں کتاب: (الاجابۃ لایراد مااستدرکتہ عائشۃ علی الصحابۃ از بدر الدین زرکشی).

ہوااور میں نے پوچھا کہ سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ سے، میں نے پوچھا،اور مردوں میں؟ فرمایا کہ اس کے باپ سے...[38]

2-رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شادی سے قبل ریشم کے کپڑے میں حضرت عائشہ کی تصویر جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس لے آئے.

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(مجھے تین راتوں تک تم کو دکھایا گیا، جبرئیل علیہ السلام ریشم کے کپڑے میں تمہیں میرے پاس لے آئے اور کہا کہ یہ تمہاری بیوی ہے، میں نے تمہارا چہرا کھول کر دیکھا تو وہ تم تھی، میں نے کہا: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ خود ہی اسے پورا کردے گا)[39].

3-جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعے ان کو اپنا سلام کہلوایا.

امام بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیاہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا: عائشہ ! یہ جبرئیل ہیں جو تم کو سلام کہہ رہے ہیں، میں نے کہا: ان پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور برکت ہو، آپ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی[40].

4-اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی جب آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بستر میں تھے، یہ خصوصیت امہات المومنین میں سے کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی.

---

(38) صحیح بخاری، حدیث نمبر(4358).

(39) صحیح مسلم، حدیث نمبر(2438).

(40) صحیح بخاری، حدیث نمبر(3768).

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! عائشہ کے بارے میں مجھ کو نہ ستاؤ، اللہ کی قسم! اس کے علاوہ تم میں سے کسی بیوی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی[41].

5-جب اللہ کے رسول اور دنیوی مال ومتاع کے درمیان انتخاب کی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے حضرت عائشہ سے کہا کہ دو میں سے ایک کو اختیار کرو، اور وہ آیت یہ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ۝ وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾[42] (اے نبی، اپنی بیویوں سے کہو، اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ، میں تمہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کردوں، اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کی طالب ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو نیکوکار ہیں اللہ نے ان کے لیے بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے). اور آپ نے حضرت عائشہ سے یہ بھی کہا کہ تم اپنے والدین سے اس سلسلے میں مشورہ کر سکتی ہو، مگر حضرت عائشہ نے اپنے والدین سے مشورہ کرنے سے قبل ہی رسول اللہ ﷺ کو اختیار کیا، بقیہ تمام ازواج مطہرات نے بھی ان ہی کی پیروی کی.

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ اس موقع پر انہوں نے کہا... میں کس سلسلے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں اللہ، اس کے رسول اور آخرت کو چاہتی ہوں، وہ کہتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی دیگر بیویوں نے بھی ویسے ہی کیا جیسے میں نے کیا[43].

6-ان کی وجہ سے بہت سی قرآنی آیات نازل ہوئیں، جن میں بعض خاص ان کی شان میں ہیں تو بعض پوری امت کیلئے ہیں، آپ کی شان میں نازل ہونے والی آیات مندرجہ ذیل ہیں:

---

[41] صحیح بخاری، حدیث نمبر (3775).

[42] سورۃ احزاب، آیات/28-29.

[43] صحیح بخاری، حدیث نمبر (4786).

واقعہ افک میں آپ پر لگائے گئے الزامات سے اللہ تعالی نے آپ کو بری کرتے ہوئے ان آیات کا نزول فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (جو لوگ یہ بہتان گھڑ لائے ہیں وہ تمہارے ہی اندر کا ایک ٹولہ ہیں اس واقعے کو اپنے حق میں شر نہ سمجھو بلکہ یہ بھی تمہارے لیے خیر ہی ہے جس نے اس میں جتنا حصہ لیا اس نے اتنا ہی گناہ سمیٹا اور جس شخص نے اِس کی ذمہ داری کا بڑا حصہ اپنے سر لیا اس کے لیے تو عذاب عظیم ہے)، سے ﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾ (خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے، پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے، ان کا دامن پاک ہے اُن باتوں سے جو بنانے والے بناتے ہیں، ان کے لیے مغفرت ہے اور رزق کریم)[44].

وہ آیت جو ان کی وجہ سے نازل ہوئی لیکن پوری امت کیلئے عام ہے وہ آیتِ تیمم ہے، جس سے امت کو ایک آسانی نصیب ہوئی:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ کہتی ہیں کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں جانے کے لیے) آپ نے (اپنی بہن) اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار عاریتاً لے لیا تھا، اتفاق سے وہ راستے میں کہیں گم ہو گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے تلاش کرنے کے لیے چند صحابہ کو بھیجا، اس دوران میں نماز کا وقت ہو گیا تو ان حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے صورت حال کے متعلق عرض کیا۔ اس کے بعد تیمم کی آیت نازل

---

(44) سورۃ نور، آیات/11تا26.

ہوئی۔ اس پر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے، اللہ کی قسم! تم پر جب بھی کوئی مرحلہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے نکلنے کی سبیل تمہارے لیے پیدا کر دی، اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی اس میں برکت پیدا فرمائی[45].

7-آپ ﷺ کی یہ خواہش تھی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آپ کی تیمارداری کی جائے، آپ ﷺ کی وفات ان ہی کی باری کے دن ان ہی کی گود میں ہوئی، اور دنیا کے آخری لمحات اور آخرت کے ابتدائی لمحات میں اللہ نے دونوں کے لعاب کو ایک ساتھ ملا دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے ہی میں آپ ﷺ کی تدفین ہوئی.

امام بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم ﷺ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک تازہ مسواک استعمال کے لیے تھی۔ آپ ﷺ اس مسواک کی طرف دیکھتے رہے، چنانچہ میں نے ان سے مسواک لے لی اور اسے اپنے دانتوں سے چبا کر اچھی طرح جھاڑنے اور صاف کرنے کے بعد نبی کریم ﷺ کو دے دی. آپ نے وہ مسواک استعمال کی جتنے عمدہ طریقہ سے آپ ﷺ اس وقت مسواک کر رہے تھے، میں نے آپ کو اتنی اچھی طرح مسواک کرتے کبھی نہیں دیکھا. مسواک سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ یا اپنی انگلی اٹھائی اور فرمایا۔ «في الرفيق الأعلى» تین مرتبہ، اور آپ کا انتقال ہو گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان میں تھا[46].

8-رسول اللہ ﷺ نے بتلایا کہ عائشہ جنتی ہیں.

---

[45] صحیح بخاری، حدیث نمبر (3773).

[46] صحیح بخاری، حدیث نمبر (5538).

□□□□□ □□□□.indd 30　1/20/19 4:22 PM

امام بخاری نے قاسم بن محمد سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ جب بیمار ہوئیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا: (تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر کے پاس سچی جانشین بن کر جا رہی ہو)[47]. ابن عباس کا قطعیت کے ساتھ آپ کو جنتی کہنا اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتلانے کی وجہ سے ہوگا.

امام بخاری اور ترمذی نے عبداللہ بن زیاد اسدی سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں: (میں نے عمار کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ آپ کی دنیا اور آخرت دونوں جہاں کی بیوی ہیں)[48].

9- حضرت عائشہ اس امت کی سب سے بڑی عالمہ رہی ہیں، انہوں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو ہزار سے زائد احادیث کو روایت کیا ہے[49]، ان کے علم و کمال کا یہ عالم تھا کہ کبار صحابہ بھی ان کے پاس آتے تھے اور ان سے فتوی دریافت کرتے تھے.

4- ام المومنین حفصہ بنت عمر

آپ حفصہ بنت عمر بن خطاب عدوی قرشی ہیں، عبداللہ بن عمر کی یہ علاتی بہن ہیں، آپ کی والدہ زینب بنت مظعون ہیں جو عثمان بن مظعون بن وہب بن حذافہ کی بہن ہیں، ان کے پہلے شوہر خنیس بن حذافہ بدری کے مدینہ میں انتقال ہو جانے کے بعد سن 3ھ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی، یہ

---

(47) صحیح بخاری، حدیث نمبر (3771).

(48) صحیح بخاری، حدیث نمبر (3772)، جامع ترمذی، حدیث نمبر (3889)، ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے.

(49) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے (2210) احادیث مروی ہیں، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمر، اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم کے بعد چوتھے نمبر پر سب سے زیادہ روایات حضرت عائشہ ہی سے مروی ہیں، دیکھئے: اسماء الصحابۃ الرواۃ از ابن حزم: (ص/39)، تلقیح فہوم اہل الاثر از ابن جوزی: (ص/363).

بڑی روزے دار اور بہت نمازیں پڑھنے والی خاتون تھیں، ان کی پیدائش بعثت نبوی کے پانچ سال پہلے ہوئی اور وفات شعبان سن 45ھ میں ہوئی.

حضرت حفصہ کے فضائل و مناقب

1-آپ کو اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت مدینہ کا شرف حاصل ہے، ابن سعد نے ابوالحویرث سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں: (خنیس بن حذافہ [50] نے حفصہ بنت عمر سے شادی کی، وہ ان ہی کی زوجیت میں رہیں اور ان ہی کے ساتھ آپ نے مدینہ کی جانب ہجرت بھی کیا).

2-آپ کثرت سے روزہ رکھنے اور کثرت سے نمازیں پڑھنے والی خاتون تھیں، اور آپ جنت میں آپ ﷺ کی بیوی ہوں گی.

طبرانی نے قیس بن زید سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت حفصہ کو ایک طلاق دی... نبی ﷺ آئے اور اندر داخل ہوئے تو آپ نے پردہ کیا، اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا: حفصہ سے رجوع کرلو، کیونکہ وہ کثرت سے روزہ رکھنے والی اور کثرت سے نمازیں پڑھنے والی ہیں، اور وہ جنت میں آپ کی بیوی ہوں گی [51].

3-جب حضرت ابو بکر کے عہد خلافت میں قرآن مجید کو جمع کیا گیا تو وہ مصحف حضرت ابو بکر کی وفات تک ان ہی کے پاس رہا، پھر حضرت عمر کے عہد خلافت میں ان کے پاس آیا، پھر حضرت عمر کی وفات

---

[50] آپ کا شمار مہاجرین اولین میں ہوتا، آپ نے حبشہ کی جانب ہجرت کیا، پھر بدر میں شریک ہوئے اور جنگ احد میں زخمی ہوئے، اور اسی زخم کی وجہ سے مدینہ میں انتقال فرماگئے. الاستیعاب از ابن عبد البر: (134/1)، الاصابہ از ابن حجر: (345/2).

[51] المعجم الکبیر: (365/18)، مستدرک حاکم: (16/4)، حدیث نمبر (6753)، البانی نے اس کو سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ میں حسن قرار دیا ہے، حدیث نمبر (2007).

کے بعد حضرت حفصہ کے پاس وہ مصحف رہا،اور جب حضرت عثمان کے عہد خلافت میں قرآن کو جمع کیا گیاتو ان کے پاس سے وہ مصحف منگوایا گیااور اس سے مدد لی گئی پھران کو وہ مصحف لوٹادیا گیا،ان کی وفات مدینہ میں سن 45ھ کو ہوئی[52].

5-ام المومنین زینب بنت خزیمہ

آپ زینب بنت خزیمہ بن عبداللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہلالیہ ہیں،آپ کو (ام المساکین) کہا جاتا ہے، کیونکہ آپ کثرت سے مسکینوں کو کھانا کھلایا کرتی تھیں اور ان پر صدقہ وخیرات کیا کرتی تھیں، ان کے شوہر عبداللہ بن جحش جنگ احد میں شہید ہو چکے تھے، لہذا آپ ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی، حضرت حفصہ کے بعد زینب بنت خزیمہ آپ ﷺ کی زوجیت میں آئیں، آپ کے ساتھ صرف دو یا تین مہینے رہیں پھر سن 4ھ میں اس دنیا سے رخصت ہو گئیں، آپ کے الگ سے مناقب اور فضائل نہیں ملتے، آپ کی ایک فضیلت یہ ہے کہ آپ ''ام المساکین'' کے لقب سے مشہور ہیں، امام زہری کہتے ہیں کہ یہ لقب آپ کو اس لئے دیا گیا کہ آپ کثرت سے مساکین کو کھلایا کرتی تھیں[53]،اس کے علاوہ ازواج مطہرات کے حق میں جو عام فضائل وارد ہوئے ہیں ان میں حضرت زینب بھی شامل ہیں، جو ان کی فضیلت کیلئے کافی ہیں، اس کے علاوہ آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ کی نماز جنازہ خود رسول اکرم ﷺ نے پڑھائی، یہ فضیلت صرف آپ ہی کو حاصل ہے، کیونکہ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں حضرت خدیجہ اور زینب کے علاوہ کسی اور بیوی کی وفات نہیں ہوئی، اور نبی کریم ﷺ کا کسی کی نماز جنازہ پڑھنا اس کے حق میں رحمت ہے۔

---

(52) صحیح ابن حبان، حدیث نمبر (4506)، شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کو صحیح قرار دیا ہے.

(53) المعجم الکبیر از طبرانی: (307/16)، روایت نمبر (18521).

6-ام المومنین ام سلمہ ہند بنت ابو امیہ

آپ ام سلمہ ہند بنت ابو امیہ (حذیفہ) مخزومیہ قرشیہ ہیں، ان کے والد کا لقب (زاد الرکب) تھا کیونکہ وہ بڑے سخی تھے، اور آپ کے ساتھ سفر کرنے والا کوئی اپنے ساتھ توشہ نہیں لیتا تھا، ان کی ماں کا نام عاتکہ بنت عامر کنانیہ ہے، جن کا تعلق بنو فراس سے ہے، ان کے شوہر اور چچا زاد بھائی ابو سلمہ بن عبد الاسد کے انتقال کے بعد آپ ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی[54]، انہوں نے ابو سلمہ کے ساتھ پہلے حبشہ کی جانب ہجرت کیا پھر مدینہ بھی ان ہی کے ساتھ تشریف لے آئیں، کہا جاتا ہے کہ یہ پہلی خاتون ہیں جو مدینہ میں ہودج میں داخل ہوئیں، وہ بہت ہی خوبصورت اور شریف النسب خاتون تھیں، راجح قول کے مطابق ازواج مطہرات میں سب سے اخیر وفات پانے والی آپ ہی ہیں، آپ کی وفات سن 61ھ میں ہوئی.

ام سلمہ کے فضائل ومناقب

1- نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی اور ان کے حق میں دعا کیا.

امام مسلم نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے وہ کہتی ہیں: (...رسول اللہ ﷺ نے حاطب بن ابو بلتعہ کو میرے پاس اپنا پیغام دے کر بھیجا، تو میں کہا: میری ایک بچی ہے اور میں بڑی باغیرت عورت ہوں، آپ نے فرمایا: اس کے بچی کے بارے میں ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ بچی کو اس سے بے نیاز کردے، اور اللہ سے میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کی غیرت کو ختم کردے[55].

---

[54] ابو سلمہ رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں، کیونکہ آپ کی والدہ امیمہ بنت عبد المطلب ہیں۔

[55] صحیح مسلم، حدیث نمبر (918)۔

2-رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنتی قرار دیا ہے.

امام احمد نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم پر ایک کالی چادر ڈھانپی، پھر فرمایا: اے اللہ! میں اور میرے گھر والے تیری طرف، نہ کہ جہنم کی طرف، وہ کہتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اور میں، تو آپ نے فرمایا: اور تم[56].

3-آپ معاملے کو سمجھنے والی حسن تدبیر کی حامل خاتون تھیں

آپ ہی کی حکمت اور حسنِ تدبیر کا نتیجہ تھا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اکرم ﷺ کی مخالفت کے ارتکاب سے محفوظ رہے، کہ جب آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو آواز دے کر کہا: لوگو! قربانی کرو اور بال منڈھاؤ، راوی کہتے ہیں کہ کوئی اس کیلئے کھڑا نہیں ہوا، پھر آپ نے لوگوں کو دوبارہ آواز دی، مگر اس بار بھی کوئی تیار نہیں ہوا، پھر آپ نے تیسری مرتبہ لوگوں کو پکار کر یہی حکم دیا، مگر اس بار بھی کوئی کھڑا نہیں ہوا، رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: ام سلمہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ ام سلمہ نے کہا: اللہ کے رسول! ان کے غم کو آپ دیکھ ہی

---

(56) مسند احمد، حدیث نمبر (26582)، شیخ شعیب ارناووط نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے، اللہ کے نبی ﷺ کے زیرِ پرورش (ربیب) عمر بن ابو سلمہ کہتے ہیں کہ جب آیت «إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا» "اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے" (الاحزاب: ۳۳)، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تو آپ نے فاطمہ و حسن حسین (رضی اللہ عنہم) کو بلایا اور انہیں ایک چادر کے نیچے ڈھانپ دیا، علی رضی اللہ عنہ آپ کی پیٹھ کے پیچھے تھے آپ نے انہیں بھی چادر کے نیچے کر لیا، پھر فرمایا: "اے اللہ یہ ہیں میرے اہل بیت، میرے گھر والے، ان سے ناپاکی دور کر دے اور انہیں ہر طرح کی آلائشوں سے پوری طرح پاک و صاف کر دے"، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اور میں بھی انہیں کے ساتھ ہوں، اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا: "تم اپنی جگہ ہی ٹھیک ہو، تمہیں خیر ہی کا مقام و درجہ حاصل ہے"۔ سنن ترمذی، حدیث نمبر (3812)، البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اس حدیث سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت واضح ہوتی ہے۔

□□□□□ □□□□.indd 35 1/20/19 4:22 PM

رہے ہیں، آپ ان سے کچھ مت کہیے بلکہ آپ اپنی قربانی کے جانور کے پاس جایئے اور اس کو ذبح کیجئے اور اپنا سر منڈھایئے، اگر آپ اس طرح کریں گے تو لوگ بھی ایسا ہی کریں گے، لہذا رسول کریم ﷺ نکلے، کسی سے آپ نے بات نہیں کی، یہاں تک کہ آپ اپنی قربانی کے جانور کے پاس آئے اور اسے قربان کردیا، پھر آپ بیٹھ گئے اور آپ نے اپنے سر منڈھایا، یہ دیکھ کر تمام لوگ قربانی کرنے لگے اور سر منڈھانے لگے، راوی کہتے ہیں: جب مکہ اور مدینہ کے درمیان پہونچے تو سورہ فتح نازل ہوئی[57].

اس مشورے سے واضح طور پر اللہ کی طرف سے ام سلمہ کو عطاکردہ عقل اور حسنِ تدبیر کا پتہ چلتا ہے.

7-ام المومنین زینب بنت جحش

آپ زینب بنت جحش بن رئاب بن یعمر اسدی ہیں، آپ اولین ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں، آپ کی ماں امیمہ بنت عبد المطلب بن ہاشم ہیں جو نبی کریم ﷺ کی پھوپھی ہیں، نبی ﷺ نے تین یا پانچ ہجری میں ان سے شادی کی، یہ پہلے آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں، یہ وہی زید ہیں جن کو آپ نے نبوت سے قبل اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا تھا، جو کہ پہلے زید بن محمد کے نام سے جانے جاتے تھے، اللہ رب العالمین نے اس آیت کو نازل فرما کر پہلے اس نسبت کو منقطع کردیا: ﴿ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ ﴾[58] (منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو، یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ بات ہے)، پھر حضرت زینب کے ساتھ شادی کے ذریعہ اس حکم کو مزید موکد کردیا اور ان کے ساتھ شادی کے ذریعہ اللہ تعالی نے منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح نہ کرنے کی جاہلی رسم کا خاتمہ کردیا،

---

[57] مکمل حدیث کیلئے دیکھیں: مسند احمد: (323/4)، شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

[58] سورۃ احزاب، آیت/5.

□□□□□ □□□□.indd 36 1/20/19 4:22 PM

ان ہی کی خاطر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا ﴾[59](جب زید اس سے اپنی حاجت پوری کر چکا تو ہم نے اس (مطلقہ خاتون) کا تم سے نکاح کر دیا).

زینب رضی اللہ عنہا دینداری، تقوی اور سخاوت میں عورتوں کی سردار تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ازواج مطہرات میں سب سے پہلے ان ہی کی وفات سن 20ھ میں ہوئی.

زینب بنت جحش کے فضائل ومناقب

1-ساتوں آسمان کے اوپر اللہ تعالی نے ان کی شادی اپنے نبی کے ساتھ خود کرائی.

فرمان الہی ہے: ﴿وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَاهُ ۖ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ﴾[60](اے نبی، یاد کرو وہ موقع جب تم اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ نے اور تم نے احسان کیا تھا کہ "اپنی بیوی کو نہ چھوڑ اور اللہ سے ڈر" اُس وقت تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ کھولنا چاہتا تھا، تم لوگوں سے ڈر رہے تھے، حالانکہ اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو، پھر جب زید اس سے اپنی حاجت پوری کر چکا تو ہم نے اس (مطلقہ خاتون) کا آپ سے نکاح کر دیا تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے معاملہ میں کوئی تنگی نہ رہے جبکہ وہ ان سے اپنی حاجت پوری کر چکے ہوں اور اللہ کا حکم تو عمل میں آنا ہی چاہیے تھا).

---

[59] سورۃ احزاب، آیت/37.

[60] سورۃ احزاب، آیت/37.

اپنی اس خصوصیت اور امتیاز کی وجہ سے حضرت زینب ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہتی تھیں: تم لوگوں کی شادی تمہارے گھر والوں نے کرائی اور میری شادی تو اللہ تعالی نے سات آسمانوں کے اوپر سے کرائی[61].

2-ان کی شادی آیتِ حجاب کے نزول کا سبب ہے.

امام بخاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں: (...جب زینب رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کیا اور وہ آپ کے ساتھ آپ کے گھر ہی میں تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا تیار کروایا اور لوگوں کو بلایا (کھانے سے فارغ ہونے کے بعد) لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر جاتے اور پھر اندر آتے (تاکہ لوگ اٹھ جائیں) لیکن لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ ۖ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴾[62] (اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نبیؐ کے گھروں میں بلا اجازت نہ چلے آیا کرو نہ کھانے کا وقت تاکتے رہو ہاں اگر تمہیں کھانے پر بلایا جائے تو ضرور آؤ مگر جب کھانا کھالو تو منتشر ہو جاؤ، باتیں کرنے میں نہ لگے رہو تمہاری یہ حرکتیں نبی کو تکلیف دیتی ہیں، مگر وہ شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا نبیؐ کی بیویوں سے اگر تمہیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے زیادہ مناسب طریقہ ہے تمہارے لیے یہ ہرگز جائز نہیں کہ

---

(61) صحیح بخاری، حدیث نمبر (7420).

(62) سورۃ احزاب، آیت/53.

اللہ کے رسولؐ کو تکلیف دو، اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد ان کی بیویوں سے نکاح کرو، یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے)اس کے بعد پردہ ڈال دیا گیا اور لوگ کھڑے ہو گئے)[63].

3-اللہ کے نبی ﷺ نے صدقہ کرنے اور اللہ کے راستے میں خرچ کرنے پر ازواج مطہرات میں ان کی تعریف کی ہے.

امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ کہتی ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے پہلے مجھ سے آکر وہ ملے گی جس کا ہاتھ سب سے لمبا ہے، وہ کہتی ہیں کہ تمام بیویوں نے اپنے ہاتھ ناپنے شروع کئے کہ کس کا ہاتھ سب سے لمبا ہے، وہ کہتی ہیں کہ ہم میں سب سے لمبا ہاتھ زینب کا تھا، کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کیا کرتیں اور صدقہ کیا کرتی تھیں[64].

4-حضرت زینب کی فضیلت یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے بارے میں فرمایا: میں نے کوئی عورت ان سے زیادہ دیندار، اللہ سے ڈرنے والی، سچی بات کہنے والی، ناطہ جوڑنے والی اور خیرات کرنے والی نہیں دیکھی اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی عورت اللہ تعالی کے کام میں اور صدقہ میں اپنے نفس پر زور ڈالتی تھی[65].

8-ام المومنین جویریہ بنت حارث

آپ جویریہ بنت حارث بن ضرار بن حبیب بن خزیمہ خزاعیہ مصطلقیہ ہیں، بنو مصطلق کی جنگ (غزوۂ مریسیع) میں پانچ یا چھ ہجری کو گرفتار ہوئیں اور حضرت ثابت بن قیس کے حصے میں آئیں، جنہوں

---

(63) صحیح بخاری، حدیث نمبر(4792).

(64) صحیح مسلم، حدیث نمبر(3452).

(65) صحیح مسلم، حدیث نمبر(2422).

نے جویریہ کے ساتھ آزادی کا معاہدہ (مکاتبہ) کیا[66]، رسول اللہ ﷺ نے مکاتبے کی رقم ادا کی، اور ان کے ساتھ شادی کرلی، آپ سے پہلے ان کی شادی مسافع بن صفوان کے ساتھ ہوئی تھی جو اسی معرکہ میں قتل ہوئے، اس شادی کی وجہ سے مسلمانوں نے ان کے خاندان کے سو قیدیوں کو آزاد کیا، اس طرح آپ کی قوم پر آپ کا بڑا عظیم احسان رہا، آپ کی وفات سن 50ھ کو ہوئی.

حضرت جویریہ کے فضائل ومناقب

1-ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کثرت سے اللہ کی عبادت اور اس کا ذکر کیا کرتی تھیں.

امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ کہتی ہیں: نبی کریم ﷺ صبح کی نماز کے بعد صبح سویرے ان کے پاس سے نکلے، اور وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں۔ پھر آپ ﷺ چاشت کے وقت لوٹے تو دیکھا کہ وہ وہیں بیٹھی ہوئی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب سے میں نے تمہیں چھوڑا تم اسی حال میں ہو؟ جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے بعد ایسے چار کلمے تین مرتبہ کہے ہیں کہ اگر وہ اس کے ساتھ وزن کئے جائیں جو تم نے اب تک پڑھا ہے، تو وہی بھاری پڑیں گے. وہ کلمے یہ ہیں: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ ''میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی خوبیوں کے ساتھ، اس کی مخلوقات کے شمار کے برابر، اس کی رضامندی اور خوشی کے برابر، اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر'' (یعنی بے انتہا اس لئے کہ اللہ کے کلموں کی کوئی حد نہیں ہے سارا سمندر اگر سیاہی ہو جائے وہ ختم ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے کلمے تمام نہ ہوں گے)[67].

---

(66) مکاتبہ یہ ہے کہ مالک اپنے غلام کے ساتھ اس بات پر اتفاق کرلے کہ قسطوں میں اتنا مال ادا کرنے کی صورت میں تم آزاد ہو.

(67) صحیح مسلم، حدیث نمبر (2726).

2-رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام جویریہ رکھا، جبکہ ان کا نام (برہ) تھا.

9-ام المومنین ام حبیبہ رملہ بنت ابو سفیان

آپ ام حبیبہ رملہ بنت ابو سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف امویہ ہیں، آپ کی والدہ صفیہ بنت ابو العاص بن امیہ ہیں، بعثت نبوی سے سترہ سال قبل آپ کی ولادت ہوئی، اپنے شوہر عبید اللہ بن جحش اسدی کے ساتھ آپ نے اسلام قبول کیا، اور حبشہ کی جانب ان کے ہمراہ ہجرت بھی کیا، جہاں انھیں ایک لڑکی حبیبہ تولد ہوئیں، ان کے شوہر نے حبشہ میں نصرانیت قبول کر لیا[68]، مگر یہ دین اسلام پر ثابت قدم رہیں، نتیجے میں اللہ رب العزت نے آپ کو سب سے بہترین انسان محمد رسول اللہ ﷺ بطور شوہر عطا فرمایا، یہ ازواج مطہرات میں نسب کے اعتبار سے رسول اللہ ﷺ کی سب سے قریبی رشتے دار ہیں، آپ کا نسب رسول اللہ ﷺ کے نسب کے ساتھ عبد مناف پر جاملتا ہے، آپ کی وفات 44ھ کو ہوئی.

ام حبیبہ کے فضائل ومناقب

1-جب ان کے والد ابو سفیان مسلمانوں اور قریش کی صلح کی مدت بڑھانے کیلئے مدینہ آئے تو ام حبیبہ نے رسول اللہ ﷺ کے بستر کی عزت اور آپ کے احترام میں اپنے والد کو اس پر بیٹھنے نہیں دیا، کیونکہ وہ اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے.

---

(68) عبید اللہ بن جحش کا انتقال نصرانیت ہی پر ہوا، (اللہ ہمیں بری موت سے بچائے)، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بھائیوں میں صرف یہی ایک ہیں جن کا انتقال دین اسلام پر نہیں ہوا.

2-حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ میں بھی آپ موجود تھیں[69].

10-ام المومنین صفیہ بنت حیی بن اخطب

آپ ام المومنین صفیہ بنت حیی بن اخطب بن سعیہ ہیں، آپ کا تعلق مدینہ کے یہودی قبیلے بنو النضیر سے ہے، آپ ہارون بن عمران کی نسل سے ہیں، اسلام لانے سے قبل سلام بن مشکم آپ کے شوہر تھے، جس کے انتقال کے بعد کنانہ بن ابوالحقیق نے آپ سے شادی کی، جو جنگ خیبر میں قتل ہوا، اور یہ گرفتار ہو کر دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں، دحیہ کلبی نے آپ کے ساتھ آزادی کیلئے مکاتبہ کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکاتبہ کی رقم ادا کی، اور انھیں آزاد کرتے ہوئے ان کے ساتھ شادی کرلی، اور آپ کی آزادی ہی کو آپ کا مہر مقرر کیا، آپ کی وفات 52ھ کو ہوئی.

صفیہ بنت حیی کے فضائل ومناقب

1- نبی کی بیوی، نبی کی بیٹی اور نبی کی بھتیجی.

امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو بات معلوم ہوئی کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کے سلسلے میں یہ کہا: یہودی کی بچی. یہ سن کر صفیہ رو پڑیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھیں، آپ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے کہا: حفصہ نے میرے

---

[69] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں کی تعریف کی ہے اور ان کیلئے دو ہجرت کا مرتبہ دیا ہے. دیکھیں: صحیح مسلم، حدیث نمبر (2502).

سلسلے میں کہا ہے کہ میں یہودی کی بچی ہوں، آپ نے فرمایا: تم تو نبی کی بیٹی ہو، تمہارے چچا نبی ہیں، اور تم نبی کی بیوی بھی ہو[70]، پھر وہ کس چیز میں تم پر فخر کرتی ہے؟ پھر فرمایا: حفصہ! اللہ سے ڈرو[71].

2- نبی کریم ﷺ نے ان کو سچی کہا ہے، جب مرض الموت میں حضرت صفیہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اللہ کی قسم! اللہ کے نبی، میری یہ خواہش ہے کہ جو بیماری آپ کو لاحق ہے وہ مجھے لاحق ہو جائے، دوسری ازواج مطہرات نے ان کو گھور کر دیکھا، جس پر رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا: کیا تم نے اس کو معیوب سمجھا ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، وہ سچی ہے[72].

11-ام المومنین میمونہ بنت حارث

آپ ام المومنین میمونہ بنت حارث بن حزن بن عامر بن صعصعہ ہلالیہ ہیں، آپ کی والدہ کا نام ہند بنت عوف ہے، پہلے آپ کی شادی مسعود بن عوف ثقفی سے ہوئی، پھر ابورہم بن عبد العزی نے آپ سے شادی کی، جس کے انتقال کے بعد میمونہ کے وکیل حضرت عباس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کا نکاح پڑھایا[73]، مکہ سے قریب مقامِ سرف میں ان کے ساتھ شب زفاف منائی، یہ آپ کی سب سے آخری زوجہ ہیں، آپ نے سن 7ھ عمرۃ القضاء کے موقع پر ان کے ساتھ شادی کی.

---

[70] یعنی تمہارے والد ہارون علیہ السلام ہیں، تمہارے چچا موسی علیہ السلام ہیں اور تم میری بیوی ہو، ترمذی (حدیث نمبر/3892) کے یہ الفاظ ہیں: تم نے یہ ایسا کیوں نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو جبکہ میرے شوہر محمد ﷺ ہیں، میرے والد ہارون اور میرے چچا موسی ہیں.

[71] جامع ترمذی، حدیث نمبر (3892).

[72] مصنف عبدالرزاق: (431/11)، طبقات ابن سعد: (128/8).

[73] عباس بن عبد المطلب ان کی بہن ام فضل بنت حارث کے شوہر تھے، اس حیثیت سے میمونہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن عباس کی خالہ ہوتی ہیں.

میمونہ کے فضائل ومناقب

1- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے مومن ہونے کی گواہی دی ہے.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تمام بہنیں مومن ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی میمونہ، ان کی بہن ام فضل بنت حارث، ان کی بہن سلمی بنت حارث جو کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں، اور ان کی اخیافی بہن اسماء بنت عمیس''[74].

2- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نام میمونہ رکھا جبکہ آپ کا نام (برہ) تھا.

امام حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میری خالہ میمونہ کا نام (برہ) تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نام بدل کر میمونہ رکھا[75].

اس فضیلت میں جویریہ بنت حارث آپ کی شریک ہیں، جیسا کہ پیچھے اس کا بیان گزر چکا ہے.

---

[74] مستدرک حاکم: (4/32-33)، حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے، البانی نے بھی اس روایت کو صحیح کہا ہے، دیکھیں: صحیح الجامع الصغیر، حدیث نمبر (2763)، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، حدیث نمبر (1764).

[75] صحیح مسلم بروایت ابوہریرہ، حدیث نمبر (2141)، مستدرک حاکم بروایت ابن عباس: (4/30).

امہات المومنین کی دعوتی سرگرمیاں

دعوت الی اللہ امہات المومنین کی زندگی کا ایک اہم مقصد تھا، جب بھی وہ اللہ کے نبی ﷺ کی زبانی کوئی فرمان سنتیں یا اللہ کے نبی ﷺ کے کسی فعل کا مشاہدہ کرتیں وہ اسے ہوبہو لوگوں تک پہونچادیتیں، کیونکہ انھیں اللہ کے نبی ﷺ کا یہ فرمان یاد تھا جس میں آپ نے فرمایا: (اللہ اسے شادو آباد رکھے جو ہم سے کوئی بات سنے تو اسے ہوبہو دوسروں تک پہونچادے، کیونکہ کبھی سننے والے کے مقابلے میں بات اس کو زیادہ یاد رہتی ہے جس تک پہونچائی جائے)[76].

وسعت علم اور تفقہ فی الدین میں ازواج مطہرات کو امتیازی مقام حاصل تھا، چنانچہ فقہائے کرام نے ان سے ساری امت کے لئے نفع بخش احکام اخذ کئے، سیرت کی کتابوں میں بہت سے ایسے واقعات ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ امہات المومنین نے دوسروں کو نصیحت کرنے، اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضے کی انجام دی میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے، اور اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہیں ہوگا کہ ابتدائے اسلام میں حضرت خدیجہ نے دعوت الی اللہ کی کامیابی میں سب سے نمایاں کردار ادا کیا ہے، کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ پر ایمان لانے والی اور آپ پر اپنا سب کچھ قربان کردینے والی آپ ہی سب سے پہلی خاتون ہیں، یہی وہ نیک بیوی ہیں جنہوں نے ابتدائے وحی کے ایام میں آپ ﷺ کے دل کو مضبوط کیا، آپ ﷺ ان کے اس احسان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگوں نے میرا انکار کردیا تھا، اس نے اس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلادیا، اور اس نے

---

(76) صحیح الجامع الصغیر، حدیث نمبر (6764).

مجھے اس وقت اپنے مال میں شریک کیا جب لوگوں نے مجھے محروم کیا)[77].اشاعت دین میں حضرت خدیجہ کا بہت بڑا حصہ ہے، جس کی وجہ سے اللہ ان سے راضی ہو گیا.

یہ عائشہ صدیقہ بنت ابو بکر صدیق ﷠ ہیں، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑی تعداد میں حدیثوں کو یاد کیا، تاکہ ان کو لوگوں میں عام کریں، چنانچہ فقہاء، علماء اور اکثر لوگوں نے ان سے کسبِ فیض کیا اور ان سے بہت سے احکام وآداب کو نقل کیا، یہاں تک کہ کہا جاتا ہے کہ ان سے ایک چوتھائی احکام شرعیہ منقول ہیں، اہل علم صحابہ اور تابعین نے حضرت عائشہ اور ان کے علم کی تعریف کی ہے، مسروق فرماتے ہیں: میں نے کئی اکابر صحابہ کرام کو حضرت عائشہ سے وراثت کے بارے میں سوال کرتے ہوئے دیکھا ہے. اسی طرح جب مسروق آپ سے کوئی روایت نقل کرتے تو یہ کہتے: (مجھے صدیقہ بنت صدیق، اللہ کے محبوب کی چہیتی، سات آسمانوں کے اوپر سے براءت کردہ شخصیت نے بتلایا، جس کی میں نے تکذیب نہیں کی)[78].

عطاء بن رباح فرماتے ہیں: (عائشہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ فقہ میں ماہر، عالمہ اور سب سے بہترین رائے رکھنے والی تھیں)[79].

ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے فقہ، طب اور شعر کے بارے میں حضرت عائشہ سے زیادہ جاننے والا کسی کو نہیں دیکھا[80].

---

(77) الاستیعاب از ابن عبد البر: (589/1).

(78) سیر اعلام النبلاء: (181/2).

(79) المستدرک، حدیث نمبر (6748)، الاستیعاب: (1883/4).

(80) الاستیعاب: (1883/4).

عبداللہ بن عبید بن عمیر نے فرمایا: ''آپ کی وفات پر وہ شخص ضرور غمگیں ہوگا جس کی آپ ماں ہیں،،[81]. (یعنی ہر مسلمان آپ کی وفات پر غمگیں ہوگا).

آپ کی دعوت و تبلیغ کا ایک واقعہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن بن ابو بکر آپ کے پاس آئیں، جو ایک شفاف اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھیں جس سے ان کی پیشانی جھلک رہی تھی، حضرت عائشہ نے اس اوڑھنی کو پھاڑ دیا اور ان سے کہا: اللہ تعالی نے سورہ نور میں جو نازل کیا ہے تمہیں کیا اس بارے میں معلوم نہیں ہے؟ اس کے بعد آپ نے ایک دوسری اوڑھنی منگائی اور ان کو پہنایا[82].

وہ عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتی تھیں: عورتو! اپنے رب سے ڈرو، اچھی طرح وضو کرو اور نماز قائم کرو، خوش دلی کے ساتھ اپنی زکاۃ ادا کرو اور پسند اور ناپسند دونوں صورت میں اپنے شوہر کی اطاعت کرو اور بات مانو.

اور آپ یہ بھی فرماتیں: عورت پر اللہ کا خلیفہ اور نائب اس کا شوہر ہے، جب اس کا شوہر اس سے راضی ہوگا تو اللہ بھی اس سے راضی ہوگا، اور اگر اس کا شوہر اس سے ناراض ہوگا تو اللہ اور اس کے فرشتے بھی اس سے ناراض ہوں گے.

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں اور آپ کے انتقال کے بعد بھی آپ کی سنتوں پر عمل کرنے میں ہر مومن مرد اور عورت کیلئے عالمہ، عاملہ، واعظہ اور خیر خواہی کرنے والی کا مقام حاصل ہے، انہوں نے اللہ کو ناراض کرنے والی ہر چیز سے اپنے کانوں اور آنکھوں کو محفوظ رکھا، یہی وجہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں واقعہ افک کے موقع پر دریافت کیا

---

[81] سیر اعلام النبلاء: (185/2).

[82] الطبقات الکبری از ابن سعد: (72/8).

تو آپ نے فرمایا: میں اپنے کانوں اور اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتی ہوں، مجھے ان کے بارے میں بھلی بات ہی معلوم ہے.

اور یہ ام المومنین میمونہ بنت حارث ہیں جنہوں نے فقہی احکام سے متعلق بہت ساری احادیث نقل کی ہیں، مثلا: عرفہ کے دن جب لوگوں کو یہ شک ہوا کہ آپ ﷺ روزے سے ہیں یا نہیں، تو حضرت میمونہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا جبکہ آپ عرفہ ہی میں مقیم تھے، آپ نے لوگوں کے سامنے ہی وہ دودھ نوش فرمایا[83].

اسی طرح آپ نے اللہ کے نبی ﷺ کے غسل جنابت کا طریقہ روایت کیا ہے[84].

آپ امت کے حق میں ناصح اور خیر خواہ تھیں، اللہ آپ سے راضی ہو گیا اور تمام امہات المومنین سے راضی ہو گیا.

---

(83) دیکھیں: صحیح مسلم، حدیث نمبر(1989).

(84) دیکھیں: صحیح مسلم، حدیث نمبر(317).

امہات المومنین کے سلسلے میں چند عام معلومات

امہات المومنین میں سے حضرت خدیجہ اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ تمام ازواج مطہرات کا انتقال آپ ﷺ کی وفات کے بعد ہوا.

تمام امہات المومنین کی تدفین مقبرہ بقیع میں ہوئی، صرف حضرت خدیجہ کی تدفین مکہ میں حجون کے مقام پر ہوئی اور حضرت میمونہ کی تدفین سرف نامی مقام پر ہوئی.

دس ازواج مطہرات کا نسب ان کے والد کی جانب سے اللہ کے نبی ﷺ کے نسب سے آملتا ہے،ان کے نام یہ ہیں: ام حبیبہ، خدیجہ، ام سلمہ، عائشہ، حفصہ، سودہ، زینب بنت جحش، جویریہ، زینب بنت خزیمہ اور میمونہ، ان میں زینب بنت جحش کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ ان کا نسب ان کی ماں اور ان کے باپ دونوں جانب سے آپ ﷺ کے نسب سے ملتا ہے، کیونکہ ان کی ماں رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی امیمہ بنت عبد المطلب ہیں جبکہ ان کے والد کی جانب سے ان کا نسب خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس پر آپ ﷺ کے نسب سے ملتا ہے.

نبی اکرم ﷺ نے میمونہ اور جویریہ کا نام خود رکھا ہے، جبکہ ان میں سے ہر ایک کا نام (برہ) تھا.

آپ ﷺ کے ساتھ شادی سے پہلے زینب بنت خزیمہ، صفیہ، میمونہ اور خدیجہ رضی اللہ عنہن کی دو دو شادیاں ہو چکی تھیں، ازواج مطہرات میں صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شادی کے وقت کنواری تھیں.

□□□□□ □□□□.indd 49 1/20/19 4:22 PM

روایت حدیث کے اعتبار سے امہات المومنین کی ترتیب[85]

1-صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا

ان سے دوہزار دو سو دس(2210)احادیث مروی ہیں.

ان میں متفق علیہ احادیث کی تعداد174 ہے.

ان کے علاوہ صحیح بخاری میں الگ سے 54 اور صحیح مسلم میں 9 احادیث مروی ہیں.

امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب (مسند) میں ان سے دوہزار سے زائد حدیثیں روایت کی ہیں.

2-سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

علامہ ذہبی نے لکھاہے کہ ان کی روایات کی تعداد(378) ہے.

ان میں متفق علیہ روایات کی تعداد(13) ہے۔

صحیح بخاری میں الگ سے (3)روایات ہیں اور صحیح مسلم میں (13)روایات ہیں۔

3-سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

علامہ ذہبی نے لکھاہے کہ ان سے متفق علیہ سات روایات مروی ہیں۔

---

(85) امہات المؤمنین میں سے ہر ایک کی روایتوں کی تعداد بیان کرنے میں مندرجہ ذیل پانچ کتابوں کو بنیاد بنایا گیاہے: (أسماء الصحابة الرواة از ابن حزم)، (تلقیح فهوم أهل الأثر از ابن جوزی)، (سیر أعلام النبلاء از شمس الدین ذہبی)، (مخطوط جزء فيه ما لكل واحد من الصحابة من الحديث از بقی بن مخلد اندلسی)، (نساء فی ظل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از شیخ عرفان عشا حسونہ دمشقی)۔

بخاری نے ان کے علاوہ ایک حدیث روایت کی ہے جبکہ مسلم نے پانچ احادیث روایت کی ہے۔

ان سے مروی روایات کی مجموعی تعداد (13) ہے۔

محقق شیخ عشانے لکھاہے: ان کی روایات اس سے بھی زیادہ ہیں، کیونکہ امام احمد نے ان سے مروی روایات کو جمع کیا ہے، ان کی مسند کی ابتداء حدیث نمبر (10/26858) سے ہوتی ہے اور انتہا (10/26921) پر ہوتی ہے۔

(اسماء الصحابۃ الرواۃ) میں لکھا ہے کہ ان سے 76 حدیثیں مروی ہیں، اور اس کتاب کے محقق نے حاشیہ میں کحالہ کی بات ان کی کتاب "أعلام النساء" سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: کتاب مطالع الأنوار میں ہے کہ میمونہ بنت حارث نے (77) احادیث روایت کی ہیں، کتاب الکمال فی معرفۃ الرجال میں ہے کہ انہوں نے (46) حدیثیں روایت کی ہیں، دار الکتب الظاہریہ کے شعبۂ مخطوطات میں اندراج نمبر (32) کے مجموعہ میں ہے کہ انہوں نے (79) احادیث روایت کی ہیں[86]۔

4-ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

اسماء الصحابۃ الرواۃ میں ہے کہ انہوں نے (65) حدیثیں روایت کی ہیں، ابن جوزی نے (تلقیح فہوم أھل الأثر) میں بھی یہی تعداد ذکر کی ہے[87]۔

علامہ ذہبی نے بھی ان سے مروی احادیث کی تعداد یہی بتلائی ہے[88]۔

---

[86] اسماء الصحابہ الرواۃ، حاشیہ (ص/68)۔

[87] أسماء الصحابۃ الرواۃ: (ص/72)، تلقیح فہوم أھل الأثر از ابن جوزی: (ص/365)۔

[88] نساء فی ظل رسول اللہ: (ص/208)۔

دو روایتیں متفق علیہ ہیں تو صحیح مسلم نے دو روایات الگ سے نقل کی ہیں۔

5-حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا

ابن حزم نے (اسماء الصحابۃ الرواۃ) میں لکھا ہے کہ ان سے (60) حدیثیں مروی ہیں، ابن جوزی نے بھی (تلقیح فہوم أہل الأثر) میں یہی تعداد بتلائی ہے[89]۔

علامہ ذہبی نے لکھا ہے: بقی بن مخلد کی کتاب میں حفصہ کی مسند میں (60) حدیثیں ہیں[90]۔

چار حدیثیں متفق علیہ ہیں تو امام مسلم نے ان کے علاوہ الگ سے (6) حدیثیں نقل کی ہیں۔

شیخ عرفان عشا نے لکھا ہے: امام احمد نے مسند میں ان سے (44) حدیثیں نقل کی ہے، جن کی ابتداء حدیث نمبر (26485) سے ہوتی ہے اور انتہاء (26529) پر ہوتی ہے[91]۔

6-زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

ابن حزم[92] اور ابن جوزی[93] نے لکھا ہے کہ ان سے (11) حدیثیں مروی ہیں۔

---

(89) أسماء الصحابۃ الرواۃ: (ص/75)، تلقیح فہوم أہل الأثر از ابن جوزی: (ص/365)۔

(90) سیر اعلام النبلاء: (230-227/2)۔

(91) نساء فی ظل رسول اللہ: (ص/124)۔

(92) اسماء الصحابۃ الرواۃ: (ص/153)۔

(93) تلقیح فہوم أہل الأثر: (ص/369)۔

شیخ عرفان عشانے لکھاہے: مسند احمد میں ان کی مسند حدیث نمبر(10/26813-26816) اور(10/27483-27486)سے درج ہیں۔

ترمذی حدیث نمبر(2187)، ابن ابی شیبہ حدیث نمبر(19061)، ابن حبان حدیث نمبر(827)، سنن کبریٰ بیہقی(10/93)، شرح السنۃ بغوی حدیث نمبر(4201)وغیرہ میں آپ سے مروی حدیث نقل کی گئی ہے[94] ۔

اسی طرح موطأمالک حدیث نمبر(1268)اور نسائی حدیث نمبر(3500)پر آپ کی حدیث منقول ہے[95] ۔

7-صفیہ بنت حیی بن أخطب رضی اللہ عنہا

ابن حزم[96] اور ابن جوزی[97] نے لکھاہے کہ ان سے(10)حدیثیں مروی ہیں۔

علامہ ذہبی نے لکھاہے: ان سے(10)حدیثیں مروی ہیں، جن میں سے ایک متفق علیہ ہے[98] ۔

---

(94) نساءفی ظل رسول اللہ:(ص/186)۔

(95) نساءفی ظل رسول اللہ:(ص/186)۔

(96) اسماءالصحابۃالرواۃ:(ص/155)۔

(97) تلقیح فہوم أھل الأثر:(ص/369)۔

(98) سیر اعلام النبلاء:(238/2)۔

بخاری میں ان کی حدیث نمبر (2035) ہے اور مسلم میں حدیث نمبر (2175) ہے، امام احمد نے (10/26927) سے (10/26929) تک ان کی روایات نقل کی ہے [99]۔

8-جویریہ بنت حارث بن ابوضرار رضی اللہ عنہا

ابن حزم [100] اور ابن جوزی [101] نے لکھا ہے کہ ان سے (7) حدیثیں مروی ہیں، یہی تعداد علامہ ذہبی نے بھی بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ان سے (7) حدیثیں مروی ہیں، جن میں سے ایک بخاری میں ہے تو دو مسلم میں [102]۔ شیخ عرفان عشا نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: مسند احمد میں ان کی حدیثیں (10/26817) سے شروع ہوتی ہیں اور (10/26820) پر ختم ہوتی ہیں، اس کے علاوہ اور بھی احادیث آپ سے مروی ہیں [103]۔

9-سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

ابن حزم [104] اور ابن جوزی [105] نے لکھا ہے کہ ان سے (5) حدیثیں مروی ہیں، بخاری میں ان کی حدیث نمبر (6686) اور (6749) ہے، مسلم میں حدیث نمبر (1457) ہے، مسند احمد میں

---

(99) شیخ عرفان عشا نے اپنی کتاب (نساء فی ظل رسول اللہ: ص/239) میں اسی کو راجح قرار دیا ہے۔

(100) اسماء الصحابۃ الرواۃ: (ص/195)۔

(101) تلقیح فہوم أھل الأثر: (ص/371)۔

(102) سیر اعلام النبلاء: (263/2)۔

(103) نساء فی ظل رسول اللہ: (ص/200)۔

(104) أسماء الصحابۃ الرواۃ: (ص/222)۔

حدیث نمبر(10/27487)، (10/27488)اور (10/27489) ہے، اور نسائی میں حدیث نمبر(3485)ہے۔

سیدہ خدیجہ بنت خویلد اور سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہما سے کوئی حدیث مروی نہیں ہے۔

ان تفصیلات کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حدیثِ رسول کی نشر واشاعت میں ازواج مطہرات کی کاوشوں کو بیان کیا جائے۔

٠,٧٥٠

(105) تلقیح فہوم أہل الأثر:(ص/372)۔

روایت حدیث میں امہات المؤمنین کی ترتیب کو واضح کرنے والا جدول

امہات المؤمنین	ابن حزم کے نزدیک تعدادِ روایات	ابن جوزی کے نزدیک تعدادِ روایات	بقی بن مخلد کے نزدیک تعدادِ روایات	ذہبی کے نزدیک تعدادِ روایات
1-صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا	2210	2210	2210	2210
2-سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا	378	378	-	378
3-سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	76	76	76	13
4-سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	65	65	65	65
5-سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا	60	60	60	60
6-سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	11	11	11	11
7-سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا	10	10	10	10
8-سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	7	7	-	7
9-سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا	5	5	5	5

نوٹ: بقی بن مخلد بن یزید اندلسی قرطبیؒ کے مخطوطے میں ہمیں سیدہ ام سلمہ اور سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی مرویات کا ذکر نہیں ملا، شاید کاتب سے چوک ہوئی ہے۔

نبی کریم ﷺ کی ذریت کا شجرہ مبارکہ

- خدیجہ بنت خویلد
- سودہ بنت زمعہ
- عائشہ بنت ابو بکر
- حفصہ بنت عمر
- زینب بنت خزیمہ
- ام سلمہ
- زینب بنت جحش
- جویریہ بنت حارث
- ام حبیبہ بنت ابو سفیان
- صفیہ بنت حیی
- میمونہ بنت حارث

قاسم
بچپن میں ان کی وفات ہو گئی

زینب
ان سے ابو العاص بن ربیعہ نے شادی کی

علی
ان کی وفات بچپن ہی میں ہو گئی، فتح مکہ کے موقع پر آپ نبی ﷺ کے پیچھے تھے

امامہ
فاطمہ کی وفات کے بعد علی نے ان سے شادی کی، پھر علی کی شہادت کے بعد مغیرہ بن نوفل نے شادی کی، ان کی کوئی اولاد نہیں

عبداللہ
بچپن میں ان کی وفات ہو گئی

رقیہ
عثمان بن عفان سے شادی ہوئی، ان سے عبداللہ ہوئے جو بچپن ہی میں انتقال کر گئے

ام کلثوم
رقیہ کے انتقال کے بعد ان سے عثمان بن عفان نے شادی کی، ان کی کوئی اولاد نہیں

فاطمہ
علی بن ابو طالب سے ان کی شادی ہوئی، ان سے ہونے والی اولاد

حسن
آپ کی اولاد: عبداللہ، قاسم، حسن، زید، عمرو، عبیداللہ، احمد، اسماعیل، عبدالرحمن، حسین، عقیل، ام حسن۔ جن میں صرف حسن اور زید کو اولاد ہوئی

حسین
آپ کی اولاد: علی اکبر، علی زین العابدین، علی اصغر، محمد، عبداللہ، جعفر، زینب، سکینہ، فاطمہ

زینب
عبداللہ بن جعفر کے ساتھ آپ کی شادی ہوئی، جن سے علی، عون اور ام کلثوم پیدا ہوئے

ام کلثوم
عمر بن خطاب سے شادی ہوئی، ان سے زید اور رقیہ پیدا ہوئے، آپ کی شہادت کے بعد عبداللہ بن جعفر نے آپ سے شادی کی، جبکہ انہوں نے آپکی بہن ام کلثوم کو طلاق دے دیا تھا۔

محسن
بچپن ہی میں آپ ﷺ کی زندگی ہی میں آپ وفات پاگئے

ماریہ رضی اللہ عنہا
ان سے آپ ﷺ کو ایک لڑکا ہوا، جس کا نام ابراہیم تھا، ان کا انتقال بچپن ہی میں ہو گیا

نبی کریم ﷺ کے گھروں کے معاشرتی حالات

نام زوجہ	معاشرتی حالات	شادی کے اسباب
خدیجہ بنت خویلد	ابوہالہ تمیمی اور عتیق مخزومی کی بیوہ، ابراہیم کے علاوہ اللہ کے رسول ﷺ کی تمام اولاد آپ ہی سے ہیں	آپ نے اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں شادی کا پیغام بھیجا، جس کو آپ نے ان کے بلند اخلاق کی بدولت قبول کر لیا۔
سودہ بنت زمعہ	سکران بن عمرو کی بیوہ، ان سے سودہ کی پانچ اولاد ہیں	ان کا شمار مومنات اور مہاجرات میں ہوتا ہے، آپ ﷺ کو یہ اندیشہ ہوا کہ اگر ان کو واپس کر دیا جائے گا تو گھر والے ان کو ستائیں گے
عائشہ بنت ابو بکر	کنواری	اپنے سب سے افضل دوست کے ساتھ تعلقات کو مستحکم کرنے اور عرب کے اس رواج کو توڑنے کیلئے شادی کہ جن کے ساتھ وہ مواخات قائم کرتے تھے اس کو اپنا نسبی بھائی سمجھتے تھے اور ان کے محارم کے ساتھ نکاح کو حرام مانتے تھے
حفصہ بنت عمر	خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی بیوہ	عمر بن خطاب کو سسرالی رشتے دار ہونے کا شرف عطا کرنے کیلئے ان کے ساتھ شادی کی۔
زینب بنت خزیمہ	عبیدہ بن حارث کی بیوہ، اور طفیل بن حارث کی مطلقہ	بدری شہید کی بیوی اور صابرہ خاتون، دین کیلئے سب کچھ قربان کر دیا، جس کا بہتر بدلہ دینے کیلئے آپنے ان سے شادی کی
ام سلمہ	عبداللہ بن عبدالاسد کی بیوہ، ان کی چار اولاد تھیں	چار یتیم بچوں کی ماں تھیں، جن کے شوہر شہید ہو چکے تھے، آپ ﷺ نے چاہا کہ بچوں کی کفالت کی جائے
زینب بنت جحش	زید بن حارثہ کی مطلقہ	منہ بولے بیٹے کے مسئلے کو ختم کرنے کیلئے اللہ نے اپنے نبی کو ان کے ساتھ شادی کا حکم دیا
جویریہ بنت حارث	مسافع بن صفوان کی بیوہ	بنو مطلق کے سردار کی بیٹی، ان کی شادی کی وجہ سے بنو مصطلق کے قیدیوں کو رہا کر دیا گیا، اور ان کے والد اور قوم مسلمان ہو گئے
ام حبیبہ بنت ابو سفیان	عبیداللہ بن جحش کی بیوہ	حبشہ میں مرتد ہو کر ان کے شوہر فوت ہو گئے، وہ حیران ہو گئیں کہ کہاں جائیں، پس آپ ﷺ نے ان سے شادی کر لی
صفیہ بنت حیی	سلام بن مشکم اور کنانہ بن ربیع کی بیوہ	یہ خیبر میں قید ہوئیں تھیں، آپ ﷺ نے ان کو آزاد کیا اور ان سے شادی کی
میمونہ بنت حارث	رہم بن عبدالعزی اور مسعود ثقفی کی بیوہ	ان سے شادی کا مقصد قبیلوں میں قربت پیدا کرنا ہے، کیونکہ ان کی رشتے داری بنو ہاشم اور بنو مخزوم میں پھیلی ہوئی تھی

ازواج مطہرات کا آپ ﷺ کے ساتھ نسبی تعلق واضح کرنے والا خاکہ

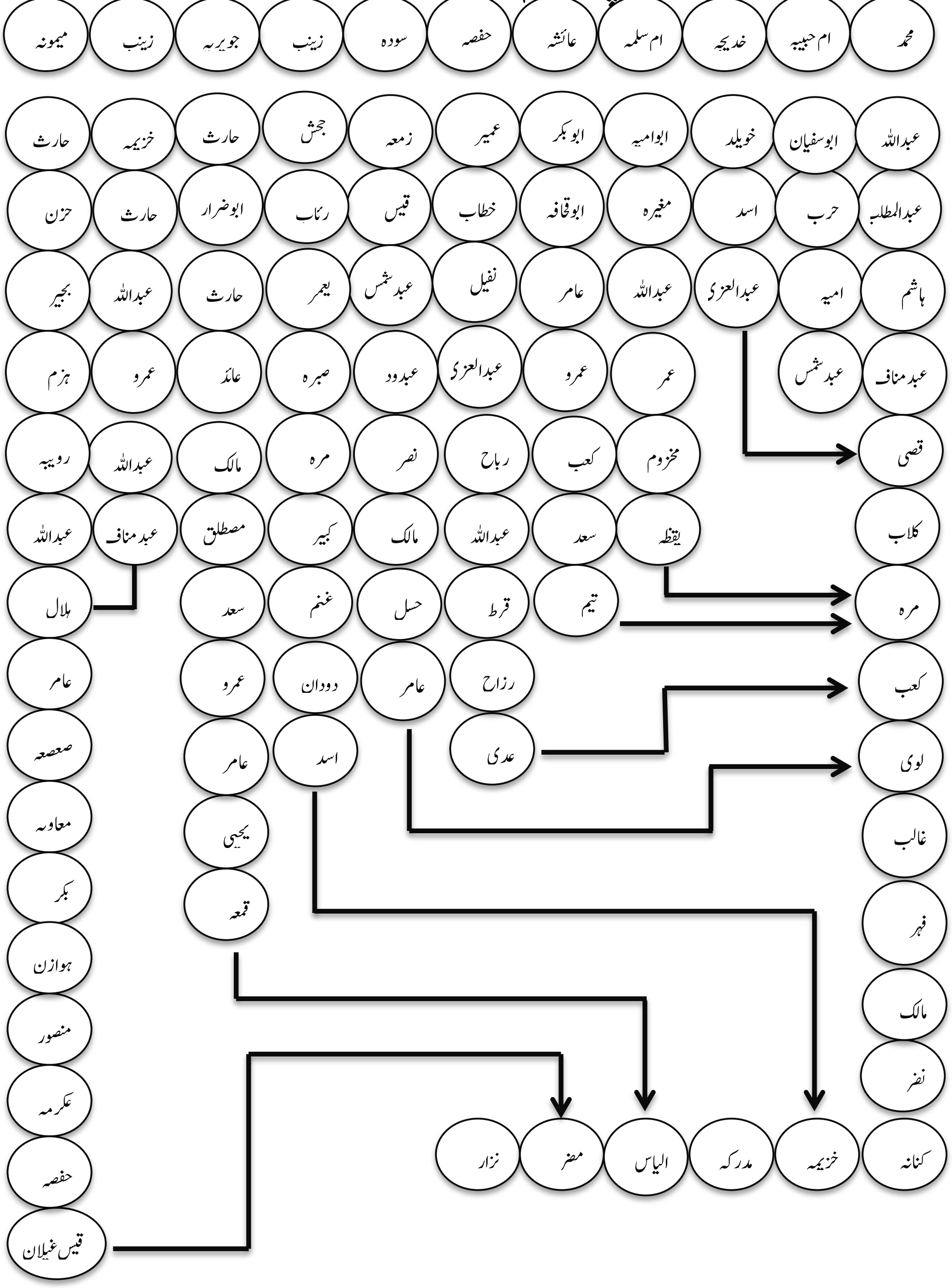

خلاصہ کلام

ہم نے تھوڑی دیر فضائلِ اُمہات المؤمنین کا تذکرۂ عنبریں کیا ہے، لہذا اب ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم عمومی طور پر ازواج مطہرات اور خصوصیت کے ساتھ آلِ بیت کے خلاف بھڑکائے جانے والے شبہات کے دفاع میں اس کو زادِ راہ بنالیں۔

ہماری بچیوں اور بیویوں کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان فضائل کو جانیں، ان کو عام کریں اور خود بھی اپنی زندگی میں اسے نافذ کریں تاکہ وہ اسوۂ حسنہ اور بہترین نمونہ بن جائیں، اس طرح ہم امہات المؤمنین کے بعض حقوق یعنی ان کے احترام واکرام، اور تعظیم و تکریم کی تھوڑی بہت حفاظت کرنے والے بن جائیں گے، اللہ کے نبی ﷺ کے احترام کا تقاضہ ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات کا احترام کیا جائے۔

اہم مراجع

1-الاستیعاب	از: عبدالبر الاندلسی	دارالاعلام، اردن، پہلا ایڈیشن 2002
2-البدایہ والنہایہ	از: ابن کثیر دمشقی	دارالمعارف، بیروت
3-زوجات النبی فی واقعنا المعاصر	از: جاسم المطوع	پہلا ایڈیشن، کویت 2001م
4-سنن ترمذی	از: امام ترمذی	دارالسلام، ریاض 2000م
5-سیر اعلام النبلاء	از: علامہ ذہبی	موسسۃ الرسالۃ، گیارہواں ایڈیشن
6- صحیح ابن حبان	از: علامہ ابن حبان	موسسۃ الرسالۃ، بیروت
7- صحیح بخاری	از: محمد بن اسماعیل	دارالسلام 2000م
8- صحیح الجامع الصغیر	از: ناصر الدین البانی	المکتب الاسلامی
9- صحیح مسلم	از: مسلم بن حجاج	دارالسلام، 2000م
10-الطبقات الکبریٰ	از: ابن سعد	دار صادر، بیروت
11-مجمع الزوائد	از: علامہ ہیثمی	طبعۃ الفکر، بیروت، 1412ھ
12-مسند امام احمد	از: امام احمد بن حنبل	طبعۃ قرطبہ، قاہرہ
13- معجم الطبرانی الکبیر	از: ابو قاسم طبرانی	مکتبۃ العلوم والحکم، موصل 1404ھ

□□□□□ □□□□.indd 61 1/20/19 4:23 PM

من إصدارات المبرة المترجمة إلى اللغة الأردية

(بزبانِ اردو مبرۃ الآل والأصحاب کی مطبوعہ کتب)

	اسم الكتاب	نام کتاب
1	ما قاله الثقلان في أولياء الرحمن	صحابہ کرام کا تعارف قرآن اور اہل بیت کے اقوال کی روشنی میں
2	صحبة رسول الله	صحبت رسول اللہ ﷺ
3	رحماء بينهم	آلِ رسول واصحابِ رسول ایک دوسرے پر رحم کرنے والے
4	أبو هريرة رضي الله عنه، صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (مختصر سوانح حیات اور آپ پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات)
5	الأسماء و المصاهرات	اہل بیت اور صحابہ کرام کے تعلقات اسماء اور قرابت داری کی روشنی میں
6	الثناء المتبادل بين الآل والأصحاب	آلِ رسول واصحابِ رسول ایک دوسرے کے ثناخواں
7	شذى الياسمين في فضائل أمهات المؤمنين	فضائل امہات المومنین کا تذکرہ عنبریں
8	كيف نقرأ تاريخ الآل والأصحاب	آل واصحاب کی تاریخ کا مطالعہ کیسے کریں؟
9	الوصية الخالدة	دائمی وصیت (حقیقتِ توحید ائمہ اہل بیت کی نظر میں)
10	أهل البيت بين مدرستين	اہل بیت دو نظریوں کے درمیان
11	نحو وحدة إسلامية	اوقاتِ نماز اتحادِ امت کا مظہر
12	الآل والصحابة، محبة وقرابة	اہل بیت اور صحابہ، محبت اور قرابت

السلسلة الأولى: سير الآل والأصحاب

(سیریز نمبر 1: سیرتِ اہل بیت وصحابہ کرام)

1	تمام الآلاء من سيرة سيد الشهداء حمزة بن عبدا لمطلب رضي الله عنه	سید الشہداء حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی درخشاں سیرت
2	شذى الياسمين في فضائل أمهات المؤمنين	فضائل امہات المؤمنین کا تذکرہ عنبریں
3	الإمامان الحسن المثنى وابنه عبد الله	امام حسن مثنی اور ان کے فرزند امام عبداللہ
4	الغصن الندى في سيرة الحسن بن علي	آئینہ سیرت حضرت حسن بن علی
5	فاطمة بنت الحسين، درة فواطم أهل البيت	اہل بیت کی انمول موتی-فاطمہ بنت حسین
6	شهيد المحراب، الفاروق عمر بن الخطاب	شہید محراب-عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
7	الروض الناضر في سيرة الإمام الباقر	سیرتِ امام باقر کا سنہرا بیان
8	أبو هريرة، صاحب رسول الله وخادمه	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (مختصر سوانح حیات اور اعتراضات کے جوابات)
9	إني رزقت حبها- السيرة العطرة لأم المؤمنين خديجة	مجھے آپ کی محبت عطا ہوئی ہے۔ سیرتِ ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا

□□□□□ □□□□.indd 63 1/20/19 4:23 PM

10	العشرة المبشرون بالجنة	عشرہ مبشرہ (جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ)
11	الدر الثمين من سيرة عائشة أم المؤمنين	ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی زرین سیرت
12	الكوكب الدري في سيرة أمير المؤمنين علي	امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی انمول سیرت
13	القول السديد في سيرة الحسين الشهيد	حسین شہید کی سچی سیرت
14	من بشر بالجنة من غير العشرة	عشرہ مبشرہ کے علاوہ جنت کی خوشخبری پانے والے صحابہ کرام
15	جعفر بن أبي طالب وآله رضي الله عنهم	جعفر بن ابو طالب اور آپ کی آل
16	ثاني اثنين، تأملات في دلالة آية الغار على فضل أبي بكر الصديق	ثانی اثنین۔فضیلتِ ابو بکر صدیق آیتِ غار کی روشنی میں
17	بذل الإخلاص في سيرة عمرو بن العاص	حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ (سیرت اور اعتراضات کی جوابات)
18	العباس بن عبد المطلب عم النبي	عباس بن عبد المطلب۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا

ترجمة كتاب : " شذى الياسمين في فضائل أمهات المؤمنين "
اللغة الأوردية

تعارف کتاب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لئے مقرر کردہ محبت اور ولایت کے حقوق کے مطابق اہل سنت والجماعت کے نزدیک انھیں احترام اور قدردانی حاصل ہے،اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو یہ وصیت کی ہے: "أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي" (میں اپنے گھر والوں کے سلسلے میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں)[1]،اسی وجہ سے اہل سنت والجماعت ان غالی افراد سے براءت کرتے ہیں جو بعض اہل بیت کے سلسلے میں افراط سے کام لیتے ہیں، اور ان ناصبیوں سے بھی براءت کا اظہار کرتے ہیں جو ان کو تکلیف دیتے ہیں اور ان سے نفرت کرتے ہیں.

عام طور پر تمام مسلمان اور خاص طور پر اہل سنت والجماعت تمام پاکیزہ اہل بیت اور خصوصیت کے ساتھ امہات المومنین سے محبت کرتے ہیں، اور ان کو تکلیف دینے اور ان کی برائی بیان کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں.

چند صفحات پر مشتمل اس کتاب میں امہات المومنین کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے، پھر قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں ان کے فضائل ذکر کئے گئے ہیں، امہات المومنین کی تعریف اور توصیف میں ایسی بہت سی آیات اور احادیث وارد ہوئی ہیں جن سے ازواج مطہرات کا بلند مقام ومرتبہ اور اہل بیت کے ضمن میں ان کی فضیلت واضح ہوتی ہے، اس کے علاوہ اس کتاب میں ان ازواج مطہرات کی شان میں خصوصی فضائل بھی ذکر کئے گئے ہیں.

(۱) صحیح مسلم، حدیث نمبر: (۲۴۰۸).

فون نمبر :۲۲۵۶۰۲۰۳- فیکس: ۲۲۵۶۰۳۴۶
www.almabarrah.net
E.mail: almabarrh@hotmail.com
almabarrah